یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ جلد واپس ہونگے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن پس حدیث مصطفیٰ بر جاں مسلم داشتن [illegible]

اخبار اہلحدیث

امرتسر

نمبر ۱۸ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ		عہ/
روسا و جاگیرداران سے	〃	للعہ/
عام خریداروں سے	〃	عہ/
〃	ششماہی	۱عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۶ پنس		
〃	ششماہی	۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر مورخہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۵ مارچ ۱۹۱۵ء روز جمعہ

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
قحط میں سلطنت کے فرائض	۱
قادیانی مشن (باہمی اختلاف)	۳
اہلحدیث کانفرنس کا چوتھا سالانہ جلسہ	۴
میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں	۴
بقیہ تواریخ و جغرافیہ وید	۵
جوابات از مخدوم حنفیہ کرام	۵
فتاوے دہلی	۷
جونپور سے آریہ مناظروں کا فرار	۸
مذاکرہ علمیہ نمبر ۷	۹
سماع موتے	۱۰
مولود شریف کا ثبوت برنگ عجیب	۱۱
فتاوے	۱۲
متفرقات	۱۳
انتخاب الاخبار	۱۴
اشتہارات	(۱۵-۱۶)

قحط میں سلطنت کے فرائض

قدرت نے انسان کو طبعاً آزاد پیدا کیا ہے کوئی کسی کا ماتحت یا نوکر نہیں تاہم دنیا میں یہ سب کچھ ہے کہ کوئی کسی کا نوکر ہے کوئی کسی کا ماتحت۔ کوئی حاکم ہے کوئی محکوم۔ کیوں؟ اسلئے کہ دنیا کا انتظام اس کے بغیر چل نہیں سکتا۔ سلطنت کے فرائض کیا ہیں اور کیا ہونے چاہئیں۔ اس کے جواب سے پہلے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ سلطنت کو رعایا کے ساتھ کیا نسبت ہے دنیا میں ہر دو تعلق رکھنے والے آدمیوں میں کوئی نہ کوئی نسبت ہوتی ہے۔ کوئی کسی کا بھائی ہے تو کوئی کسی کی بہن۔ کوئی کسی کا باپ ہے تو کوئی کسی کا بیٹا۔

بادشاہ اور رعیت کا بہت بڑا تعلق ہے مگر ان میں نسبت کیا ہے اور وہ نسبت کس نسبت سے مشابہ ہے۔

ہمارے خیال میں (ہمارے ہی میں نہیں کل علماء علم سیاست کے دستور العمل میں) یہ نسبت اُس نسبت کی طرح ہے جو والدین اور اولاد میں ہوتی ہے یعنی سلطنت اپنی رعایا کے لئے بمنزلہ والدین کے ہے اس لئے سلطنت کے فرائض وہی ہیں جو والدین کے ہیں۔

اسلامی علم سیاست (پالٹیکس) نے اس بات کو عملی طور پر دکھایا تھا۔ جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں۔ کس طرح رعایا کے ساتھ آپ کا برتاؤ تھا اُس کا مجمل نقشہ مسدس ذیل میں ملتا ہے ؎

گلزار احمدی یعنی معارج النبوۃ کا اردو ترجمہ سلیس پنجابی نظم میں۔ واعظان خوش بیان کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت رعایتی ۸/ (مینیجر)

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
ضعیفوں کا ملجا فقیروں کا ماوے
یتیموں کا والی غلاموں کا مولےٰ

آپکی تعلیم سے تیار شدہ خلفاء جو رعایا کے ساتھ برتاؤ کرتے تھے اسکا ثبوت مندرجہ ذیل روایت سے ملتا ہے۔

ہمارے مضمون کا عنوان عام برتاؤ نہیں بلکہ خاص "قحط" ہے جو آج کل محیط عام ہے۔ سلطنت اسلامیہ میں گو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ دارشاہ ہوئے ہیں مگر تکمیل اور وسعت سلطنت حضرت عمر کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ حضرت عمر کا زمانہ اور حضرت عمر کی سلطنت سیاست اور دیگر انتظامات اسلامی سلطنت کا نمونہ ہیں۔ آپ کے بعد جو خلیفہ ہوا۔ اگر وہ آپ کے نقش قدم پر چلا تو اچھا رہا آپ کے نقش قدم سے ہٹا تو گر گیا۔ حضرت عمر باوجود خلیفہ وقت ہونے کے ایک باقاعدہ سپہ سالار بلکہ جنگی سپاہی بھی تھے اسی لئے لازمی ہے کہ آپکی سلطنت میں ان دونوں طاقتوں کا ظہور علی وجہ الکمال نظر آئے۔

ہمارے مضمون کا موضوع یعنی قحط بھی حضرت عمر کے زمانہ میں ہو چکا ہے جسکی بابت حضرت عمر نے ایسا انتظام کیا جس سے وہ نسبت پوری نمایاں ہوئی تھی جو ہمنے بتلائی ہے کہ بادشاہ اور رعیت میں والدین اور اولاد کی سی نسبت ہے۔ قحط کے زمانہ میں حضرت عمر بے تاب ہو گئے دن کا چین رات کی نیند گویا حرام تھی۔ انتظام قحط کے متعلق ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ ہندوستان کے مشہور ترین مصنف (مولانا شبلی مرحوم) کے الفاظ میں اُس زمانہ کا حال بتلاتے ہیں:-

سنہ ۱۸ھ میں جب عرب میں قحط پڑا تو عجیب و غریب سرگرمی ظاہر کی اول بیت المال کا تمام نقد و غلہ صرف کیا پھر تمام صوبہ کے افسروں کو لکھا کہ ہر جگہ سے غلہ روانہ کیا جائے چنانچہ حضرت ابو عبیدہ نے چار ہزار اونٹ غلہ سے لدے ہوئے بھیجے۔ عمرو بن العاص نے بحر قلزم کی راہ سے بیس جہاز روانہ کئے جنمیں سے ایک ایک میں تین تین ہزار اردب غلہ تھا حضرت عمر ان جہازوں کے ملاحظہ کیلئے خود بندرگاہ تک گئے جس کا نام جار تھا اور جو مدینہ منورہ سے تین منزل ہے بندرگاہ میں دو بڑے بڑے مکان بنوائے اور زید بن ثابت کو حکم دیا کہ قحط زدوں کا مفصل نقشہ بنائیں۔ چنانچہ بقید نام اور مقدار غلہ رجسٹر تیار ہوا ہر شخص کو چک تقسیم کیگئی جس کے باعث اُس کو روزانہ غلہ ملتا تھا چک پر حضرت عمر کی مہر ثبت ہوتی تھی۔ اسکے علاوہ ہر روز بیس اونٹ خود اپنے اہتمام سے ذبح کراتے تھے اور قحط زدوں کو کھانا پکوا کر کھلاتے تھے (الفاروق حصہ ۲ ص ۳۲)

اس ایک ہی واقعہ سے خلفاء اسلام کی سیاست اور رعایا نوازی کا ثبوت ملتا ہے۔

ہندوستان کے شاہان اسلام میں مذہبی خو بو کا آدمی کوئی ہوا ہے تو اورنگ زیب عالمگیر ہی اورنگ زیب کی نسبت جو کئی قسم کے الزامات لگائے گئے ہیں اُن کا جواب دینا ہمارا فرض نہیں اس فرض کو وہ لوگ پورا کریں یا کر چکے ہیں جنھوں نے اورنگ زیب کی سوانح عمریاں لکھی ہیں ہمیں اس موقع پر صرف یہ بتلانا ہے کہ اُس کے زمانہ میں بھی قحط ہوا تھا تو قحط زدہ صوبہ میں دوسرے ملک سے اُس نے غلہ منگا کر تقسیم کا انتظام کیا تھا جس سے مخلوق خدا موت سے بچ گئی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ آجکل کا قحط سابقہ زمانوں کے قحطوں سے مختلف ہے۔ زمانہ سابق میں پیدا وار نہ ہونے سے قحط ہوتا تھا اس میں یہ انتظام ہو سکتا تھا۔ اور جو بادشاہ ہمدرد رعایا ہوتے تھے وہ کرتے بھی تھے کہ دوسرے مقام سے غلہ لا کر تقسیم کراتے مگر آج کل کا قحط پیداوار نہ ہونے سے نہیں بلکہ بیرونی تجارت سے ہے اس لئے سلطنت کے فرض کی ماہیت ذرا بدل جاتی ہے گو اصولاً دونوں زمانوں میں حکومت کا فرض ایک ہی ہے کہ رعایا کی حفاظت کی جائے مگر آج کل جس وجہ سے قحط ہے اُس کی بندش میں سلطنت کو بہت سی دقتیں ہیں

قحط میں عموماً بھاؤ کا آثار چڑھاؤ ہوتا ہے جس کر لوگ گھبرا کر بسا اوقات سلطنت سے یہ درخواست بھی کیا کرتے ہیں کہ غلہ کا بھاؤ مقرر کر دیا جائے۔ چنانچہ آج کل بھی لوگوں کی یہ آواز بہت دفعہ سننے میں آتی ہے کہ سرکار خاموش ہے اگر ایک نرخ مقرر کر دے تو آئے دن کی کمی بیشی سے تکلیف نہو ایک دفعہ قحط میں صحابہ کرام نے بھی آں حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ درخواست کی کہ حضرت ہمارے لئے بھاؤ مقرر فرما دیجئے سعر لنا یا رسول اللہ فقال ان اللہ ھو المسعر (ترمذی) حضور نے فرمایا بھاؤ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

اس حدیث میں ایک قدرتی اصول کی طرف اشارہ ہے وہ یہ کہ تجارتی طریق سے جو بھاؤ کم و بیش ہووہ کسی کے بس بات نہیں۔ نہ اسے کوئی حاکم بدل سکتا ہے نہ کوئی بادشاہ روک سکتا ہے۔ اس لئے بھاؤ کا مقرر کرنا سلطنت کے فرائض میں نہیں۔ لیکن آج کل جو بھاؤ چڑھتا ہے صرف تجارتی اصول کی نہیں چڑھتا بلکہ دوکانداروں کی ایک قسم کی چال سے چڑھتا ہے جس کو قمار بازی سے تشبیہ نہ بھی چالبازی تو ضرور کہہ سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ بغیر بیرونی یا اندرونی مانگ کے خود بخود مانگ پیدا کر لیتے ہیں۔ ایک مکان میں لاکھ من غلہ جمع ہے ایک دوکاندار نے کسی خاص نرخ کو خرید لیا۔ وزن اور قبضہ نہیں کیا۔ غلہ اُسی مکان میں ہے اُسی طرح محفوظ ہے اُس نے دوسرے کے پاس معمولی نفع سے بیچ دیا۔ دوسرے خریدار نے تیسرے کے پاس۔ چوتھے نے پانچویں کے پاس۔ علیٰ ہذا القیاس سب سے اخیر والا وزن کر کے اپنے نرخ سے حساب کاٹ دیتا ہے اُسی وزن کو نیچے والے معتبر سمجھ لیتے ہیں۔ اس صورت میں ان کے مجموعہ منافع سے مال گراں ہو جاتا ہے اب سوال یہ ہے کہ اس قسم کی سوداگری بھی اُس

ahmadimuslim.de

تجارتی اصول کے ماتحت ہے جس کو سلطنت نہیں روک سکتی؟ (ہرگز نہیں)

اس کے بعد سوال ہوتا ہے کہ اس قسم کی تجارت کو کیونکر بند کیا جائے۔ اور کیا قانون بنایا جائے کہ یہ خرابیاں بند ہوں۔ اس کے متعلق بھی ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عجیب انتظام فرما رکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی یہہ منتظم اُس خدا کے علم سے بولتا تھا جس کو تمام دنیا کے نشیب و فراز کا علم ہے؛

ایک حدیث میں آیا ہے۔ حضور نے فرمایا

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من ابتاع طعاماً فلا یبعہ حتے یستوفیہ او یکتالہ (بخاری ومسلم)	جو کوئی غلہ خریدے وہ دوسرے کے پاس فروخت نہ کرے جبتک اُس کو وزن کر کے پورا نہ کر لے

اس حدیث میں اس قسم کی تجارت کو بند کر دیا جس کے باعث آج کل گرانی پر گرانی بڑھتی جاتی ہے کیونکہ ہزار دو ہزار من غلہ کے کھاتے کو وزن کر کے بیچنا کوئی ایسا کام نہیں جو منٹوں میں ہو جائے نتیجہ یہ ہوگا کہ بڑے بڑے غلہ پر قیمت نہ بڑھیگی نہ گرانی ہوگی۔

ہاں موسمی گرانی جو کسی طرح نہیں رُک سکتی۔ اُس کے لئے بھاؤ مقرر کرنا یا کرنے کی درخوست کرنا اصول سلطنت بلکہ قانون قدرت کے بھی خلاف ہے۔

اظہار مسرت جب سے قحط ہوا ہے چاروں طرف سے گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے کہ غلہ کا بھاؤ مقرر کر دے۔ میں نے اپنے احباب سے یہ سُن کر اپنے ملنے والوں سے کہدیا تھا دیکھئے یہ درخواست منظور ہوتی ہے یا رسول خدا کی حدیث صحیح ثابت ہوتی ہے جو دراصل ایک قدرتی قانون کا اظہار ہے باوجودیکہ گورنمنٹ کو اس حدیث کا نہ علم ہے نہ وہ اس کی پابند ہے مگر ہوا وہی جو اس حدیث کا مضمون تھا کہ گورنمنٹ نے تعیین بھاؤ کو منظور نہ کیا کیونکہ یہ اُس کی قدرت میں نہ تھا اس لئے ایسا نہ کرنے سے گورنمنٹ پر کوئی الزام بھی نہیں آسکتا۔ ہاں گورنمنٹ کے اختیار میں وہ کام بیشک ہے اور وہ کر بھی سکتی ہے جو حضرت عمر نے کیا اور کر کے دکھایا لیکن آج اُس کام کی نوعیت بھی بدل گئی ہے کیونکہ قحط کی وجہ عدم پیداوار نہیں بلکہ بیرونی تجارت ہے۔ اس لئے جب تک بیرونی تجارت کو محدود نہ کیا جائیگا قحط دور نہ ہوگا۔

ہم یہ نہیں کہتے نہ کوئی پولیٹکل ایکانمی (اقتصادیات) کا جاننے والا کہہ سکتا ہے کہ غلہ کی بیرونی تجارت بالکل بند کر دی جائے کیونکہ اس سے ملک کو فراواں ترقی ہے زائد از ضرورت چیز یہاں رہ کر کوئی فائدہ نہیں دے سکتی فائدہ اسی میں ہے کہ اُسکا معاوضہ ملک میں آوے مگر اُسی حد تک کہ یہاں قحط نہ ہو وار ہو کیونکہ قدرت نے ہمارے ملک کے غلہ کو ہمارے لئے پیدا کیا ہے۔ ہم سے جو بڑھے اتنا بڑھے کہ اُس کے بڑھنے سے ہمکو تکلیف نہ ہو۔ وہ باہر جائے تو حرج نہیں۔

پس موجودہ قحط میں گورنمنٹ کا یہ فرض ہے کہ اپنی غریب رعایا کو تو امداد دے کر بچائے اور عام ملک کو برآمد غلہ سے روکنے سے محفوظ کرے۔ ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ گورنمنٹ کو ہم سے زیادہ اس امر میں خیال بلکہ فکر ہوگی اس لئے ہم اس شعر پر مضمون کو ختم کرتے ہیں ؎

حافظ ا وظیفہ تو دعا گفتن است و بس
در بند آن مباش کہ نشنید یا شنید

قادیانی مشن

باہمی اختلاف

خدا کی شان جو گروہ دنیا کے اختلافات مٹانے کا مدعی تھا خود اُس میں اس قدر اختلاف ہے کہ ملاپ مشکل بلکہ مشکل ترین ہو رہا ہے!

قاعدہ کلیہ ہے کہ مسائل کے اختلاف سے ذاتیات کا جھگڑا پیدا ہو جایا کرتا ہے اور ذاتیات سے افترایات اور الزامات کی ابتدا شروع ہوتی ہے: افسوس یہ فرقہ بھی جس نے ابھی ابھی بڑے بڑے ریفارمر بڑے بڑے کاموں کے مدعی کی صحبت پائی تھی اس عام حالت سے نہ بچ سکا مسائل کا اختلاف ہوا مسائل سے ذاتیات تک پہنچے آخر یہاں تک آئے کہ ایک فریق دوسرے کو جھوٹا قرار دیکر لعنت کرتا ہے۔

آج کل ایک بڑا اہم ذاتیات کا جھگڑا اُن میں یہ پیش ہے "لاہوری پارٹی نے مشہور کیا کہ موجودہ خلیفہ قادیان نے گورنمنٹ پنجاب میں درخواست دی اور ایک وفد بھیجا کہ مجھکو خلیفۃ المسلمین منوایا جائے تو میں گورنمنٹ کا بہت سا کام کردوں گورنمنٹ نے معقول جواب دیا کہ سرکار کسی مذہبی کام میں دخیل نہیں ہو سکتی"

قادیانی پارٹی اس سے منکر ہے کہ ہمنے یہہ درخوست پیش نہیں کی۔ لاہوری پارٹی نے اپنے اخبار پیغام صلح ۱۱ فروری میں اس الزام کو چند جرحی سوالات کے ضمن میں ثابت کرنے کی کوشش کی جنکا جواب مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے ایک اشتہار کے ذریعہ دیا کہ یہہ الزام مجھپر کسی طرح نہیں لگ سکتا۔ میں نے اگر کسی حاکم کے ملنے کو اپنے خاص آدمیوں کا وفد بھیجا تو اسکی نظیر میں مسیح موعود (مرزا صاحب) کا فعل موجود ہے۔ انہوں نے بھی فلاں وقت ایسا کیا تھا بلکہ فنانشل کمشنر سے خود ملنے گئے تھے میں نے اگر کوئی خط لکھا تو اُس کا ثبوت بھی مرزا صاحب کے فعل سے ملتا ہے یہاں تک کہ مرزا صاحب کے خطوط لکھنے والے اور اس قسم کے سب کام کرنے والے یہی صاحب تھے جو آج میرے کاموں پر اعتراض کرتے ہیں وغیرہ۔

ہمارے خیال میں قادیانی پارٹی کی طرف سے ان الزامات کی تردید کافی ہو چکی ہے۔ بیشک مرزا صاحب کے اقوال و افعال کی پابندی میں قادیانی پارٹی حق پر ہے خاص اسی امر میں نہیں

ahmadimuslim.de

بلکہ جیسا ہم بارہا لکھ چکے ہیں عموماً ہر ایک معاملہ
میں بلحاظ پابندی اقوال وافعال مرزا خلف مرزا
حق پر ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بلحاظ تعلیم
قرآن وحدیث حق پر نہ ہوں اور غالباً اس کی
اُن کو پرواہ بھی نہیں۔

مصالحت کی صورت گو ہمکو بعض مرزائیوں
نے بتلایا ہے کہ مصالحت مشکل بلکہ محال ہے۔
تاہم اس شدت مخاصمت میں کمی کرانے کیلئے
جو تجویز ہم نے پیش کی تھی ہمیں افسوس ہے دونوں
پارٹیوں میں سے کسی پارٹی نے اُسپر توجہ نہیں کی
ہم نے لکھا تھا کہ قانون قدرت ہے کہ جب مشترک
دشمن سامنے آجائے تو باہمی مخالفت اُٹھ جاتی یا
کم ہو جاتی ہے جس کی مثال آج کل کی جنگ میں
بھی ملتی ہے۔ پس ان دونوں پارٹیوں کی مخالفت جو
مخاصمت تک پہنچ چکی ہے مٹانے یا کم سے کم
کم کرنے کا طریقہ بجز اس کے کوئی نہیں کہ
ہمارا چیلنج مناظرہ منظور کریں اور دونوں
ملکر ہمارے سامنے آویں۔ اُن میں تو اس بات
کا جھگڑا ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں تھے
مگر اس بات پر دونوں کا اتفاق ہے کہ اپنے
دعوے مسیحائی میں سچے تھے۔ ہم کہتے ہیں سرے سے
وہ اپنے دعوے میں سچے نہ تھے اس لئے پہلے
ہم سے نمٹیں نہ کہ آپس میں کٹ مریں۔

کیا ممکن ہے؟ کہ ہمارا چیلنج مناظرہ قبول کرکے
لاہور میں میدان مباحثہ قائم کریں۔ مگر یہ شرط
ضروری ہے کہ دونوں فریق جمع ہوں تاکہ ہماری
غرض (دونوں میں مصالحت) بھی حاصل
ہو سکے۔ کیا ایسا کرنے کا اُن کو حوصلہ ہوگا؟

رامپور اور لودہانہ سے آواز آتی ہے کہ نہیں
آئندہ اللہ اعلم لعل اللہ یحدث بعد
ذالک امرا

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت
اور مسیحیت توڑنے کا حربہ مع جواب آئینہ حق نما
قیمت ۵ر (منیجر)

اہلحدیث کانفرنس کا
چوتھا سالانہ جلسہ

اس کے متعلق بارہا لکھا گیا ہے کہ ۱۳-۱۴-۱۵
مارچ کو بروز ہفتہ۔ اتوار۔ پیر ہوگا۔ بعض
احباب نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ مثل سابق
پروگرام پہلے کیوں شائع نہیں کیا۔ اس کا جواب
یہ ہے کہ جو کچھ کیا گیا سوچ سمجھ کر کیا گیا۔ وجہ زبانی
جلسہ ہی میں بتلائی جائیگی۔

رپورٹ میں التواء ہاں ایک بات ضروری قابل
ذکر ہے کہ گزشتہ سالانہ جلسہ کی رپورٹ تا حال
شائع نہیں ہوئی جس کی بابت احباب کا تقاضا
ہے اور خاکسار کو ندامت۔ مگر اس کی وجہ یہہ
پیش آئی ہے کہ پہلے پہلے تو جنگ کی مشغولی سے
یہ خیال رہا کہ ایسے وقت پر رپورٹ شائع ہو کہ
آئندہ جلسے کے لئے یاددہانی کا کام دے۔ اس کے
بعد جب وقت قریب آیا تو یہ خیال ہوا کہ ہماری
سال کی ابتداء ربیع الثانی سے ہے جو نہ قمری ہے
نہ شمسی بہتر ہے کہ سال کی ابتدا ایسے مہینے سے
ہونی چاہئے جو مشہور ہو۔ اس لئے مجلس شوریٰ
نے فیصلہ کیا کہ ابتدا سال محرم سے ہو لہذا ماہ
ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ تک کا حساب سارا اس رپورٹ میں
درج ہوگا جو عنقریب نکلیگی انشاء اللہ۔

تاریخ اہلحدیث جو احباب تاریخ اہلحدیث کی بابت
استفسار کرتے ہیں اُنکو واضح ہو کہ جناب مولوی
ابراہیم صاحب مصنف نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ جلسہ
میں مسودہ پیش کرینگے اُن کو خود خیال ہے چونکہ
گھر میں اُن کو بوجہ خانگی مشاغل کے عدیم الفرصتی ہوتی
تھی اسلئے چند روز دفتر اہلحدیث امرتسر میں مقیم رہکر
تکمیل میں مشغول رہی امید ہے جلسہ تک فراغت پالینگے
احباب تقاضا کنندگان بھی بغرض دریافت تیار
ہو کر آویں اور اپنا تقاضا بھولیں نہیں۔

میری درخواست علماء اہلحدیث کی خدمت میں
از مولوی محمد ذکریا خان میرٹھی

ملتمس خدمت عالیہ ہوں کہ میری آواز جملہ
علماء اہلحدیث خصوصاً مولانا عبدالعزیز صاحب
محدث رحیم آبادی و مولوی عبدالسلام صاحب
مبارکپوری و مولوی محمد ابوالقاسم صاحب بنارسی
و مولوی عبدالحمید صاحب حیدرآبادی و فاضل
شہیر زمان امرتسری و مولانا سیالکوٹی تک پہنچادیں
کہ فدوی کے والد بزرگوار بہت پرانے اہلحدیثوں
میں سے ہیں آپکی بدولت اس قریہ میں توحید
نمودار ہوئی بہت سی سنتوں کا رواج ہوا۔ خاصے
امی عالم تھے مگر واللہ اعلم بالصواب کیا وجہ ہوئی کہ
ساٹھ برس کی عمر کے بعد حدیث سے منکر ہو گئے ہیں
اُن کی یہ حالت دیکھکر جب جماعت اور سننے والونکو
رنج و ملال ہوتا ہے تو مجھ نالائق بیٹے کو کیوں نہ
آہ و زاری و حسرت آرہی ہوگی۔ آہ! اگر آج سے
دو سال پیشتر والد صاحب مولوی حمید اللہ صاحب
مرحوم کے ہمرکاب ہو جاتے اور جیسے کہ اُن کیساتھ
اہلحدیث ہوئے تھے اور مولانا مدینہ طیبہ میں مدفون
ہیں تو والد صاحب اسی گاؤں میں مدفون ہو جاتے
تو اگرچہ کچھ نام کو رنج ہوتا لیکن ساتھ ہی یہ مسرت
ہوتی کہ خاتمہ صراط مستقیم پر ہوا۔ اے علماء زمان
اور اے بزرگان ذی شان اس فدوی کے حمایتی
ہو کر اس فریاد کو پہنچو! اور اپنے اپنے تقریری
گولہ سے اُن کے انکار بالحدیث کے قلعے کو گرادو
یہ کام علماء کا ہے اس میں سکوت خیال خام ہے

ایڈیٹر سب سے آسان صورت یہ ہے
کہ علیگڈھ میں جلسہ اہلحدیث کانفرنس کے
موقع پر اُن کو لے آویں کسی صاحب کے سپرد کرکے
جاوینگے نتیجہ اچھا ہوگا۔ انشاء اللہ۔

حدیث نبوی۔ منکرین حدیث کا جواب۔ ۲ر
دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن۔
قیمت ۲ر (منیجر)

(۲۶۴)

ahmadimuslim.de

بقیہ تواریخ وجغرافیہ وید

از مولوی ابو رحمت حسن صاحب

آنی لکھنوی کی شاعری جغرافیہ کے باب میں

آج کل دنیا میں یہ عام رواج ہو گیا ہے کہ آریہ شاعر پرانے لفظوں کا استعمال کرتے ہیں اور ان کے معنے نئے لگاتے ہیں - چنانچہ پنڈت دیانند نے اول ایسا کیا کہ ویدوں کے لفظ پرانے لئے اور ان کے معنے از خود تجویز کئے اور وہ بھی ایسے کہ سوائے ان کے کسی دوسرے کو یاد نہوں اور نہ لگا سکے اور ان کے ایسا کرنے سے ریل تار وغیرہ چیزیں کہ اس وقت ظہور پذیر ہوئی ہیں - اور سابق میں ان کا وجود نہ تھا سب ویدوں کے اندر نظر آنے لگیں اور شروع دنیا کی معلوم ہونے لگیں وید کہ ایک سیدھے سادے خیالات کا نہایت پرانا مجموعہ تھا ان کی برکت سے حال کی کتاب یورپی فلاسفری کا دفتر معلوم ہونے لگا - اور مشرقی کتاب مغربی علوم وفنون کا ذخیرہ نکل آئی - اور پنڈت صاحب کے مقلد بد (خالو در) جیلی چالاکی کو تو ہم میں نہ لاسکے کہ مغربی خیالات مشرقی شاعروں کے وجود سے کیسے مشہود ہو سکتے تھے اور یہ جو ظہور پذیر ہوئے ہیں یہ ویدوں کا لفظی ترجمہ نہیں پنڈت صاحب کی اپنی کارروائی ہے الٹے یہ دعوے کر بیٹھے کہ وید ہی تمام علوم وفنون کا چشمہ اور جملہ ایجادوں کا مخزن ہیں - امریکہ اور یورپ اور جرمن کے نئے نئے موجدوں نے جو کچھ نکالا ہے سب ویدوں سے لیا ہے حالانکہ ان ایجادوں نے ویدوں کی صورت بھی نہیں دیکھی - سنسکرت زبان سے بھی آشنا نہیں اور ان کے مقلدوں سے جب دریافت کیا جاتا ہے کہ کیا دیانندجی سے پیشتر سنسکرتی فاضل اور راجے مہاراجے دولتمند گزرے ہیں یا نہیں - اگر گزرے ہیں تو انہوں نے بھی پنڈت دیانند والے معنے ضرور ہی کئے ہونگے - براہ عنایت کسی قدیم پستک سے مسلسل نکال کر دکھا دیجئے تا کہ سچے اور سچے سمجھے جائیں اور کلکتہ سے لیکر ایران تک اور چین سے لیکر لنکا تک ہندوستان کی زمین پڑی ہے اور وید والوں کی سلطنت انہی حدود میں محدود تھی انہوں نے یقیناً ویدوں کی تعلیم موافق پل باندھے تار پھیلائے - کلوں کے کارخانے چلائے - ریل کے گھوڑے دوڑائے ہونگے - انکا بچا کچھا گلاس یا کسی انجن کا ٹکڑا یا بجلی کی کچھی تار کا ستون یا کوئی باقی ماندہ جزو ہی نکالکر دکھا دیجئے جس سے آپ کا کلام سچا سمجھا جاوے اور اس مضمون کی تصدیق ہو کہ تمام ایجادیں ویدوں سے نکلی ہیں جب ایک پرزے تک نہیں دکھا سکتے - تو صاف واضح ہے کہ یہ سب چیزیں ہندوستان میں پیدا ہی نہیں ہوئیں - اور جیسے کہ ہندوستان کی سرزمین مذکورہ بالا ایجادوں کے وجود سے خالی ہے - ویسے ہی ویدوں کے الفاظ بھی دیانندی معنوں اور ریل تار وغیرہ کے مصارف سے خالی ہیں - یہ آریہ شاعروں کی ایجاد ہے افسوس +

(باقی باقی)

جوابات از خویدم حنفیہ کرام

یعنی مولوی خیر الدین احمد صاحب حنفی از سرسہ ضلع حصار

۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں بسرخی ذیل "علماء حنفیہ کرام سے چند سوالات" پندرہ سوالات شائع ہوئے ہیں - لیکن میں حیران ہوں کہ حنفیہ کرام سے ان سوالات کو کیا علاقہ - حنفیہ کرام کے فرشتوں کو بھی ان سوالات سے بحیثیت کسی شرعی لگاؤ تک نہیں - پھر نہیں معلوم حنفیہ ان سوالات کے مخاطب کیوں بنائے گئے -

ہاں اگر سرخی کے الفاظ اس طرح ہوتے کہ (پیر پرستوں اور قبر پرستوں سے سوالات) یا (متحنفیہ سے سوالات) یا اسی قسم کے اور اسی سے مرادف وہم معنی لفظ لکھے جاتے تو مناسب تھا - فاضل ایڈیٹر کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض ہے کہ ایسے عنوانات اور سرخیوں سے حنفیہ کرام کثرہم اللہ تعالیٰ کو بدنام ہونے کا موقع نہ دیا کریں - اور ہو سکتا ہے کہ حنفیہ بجیم معجمہ ہو اور بجائے حنفی جھو یا غلطی کاتب ہو اور کرام بمعنے عظام فی الاثم ہو اور مراد اس سے متحنفین اور قبر پرست ہی ہوں - کیونکہ قبر پرستی سے بڑھکر شاید ہی کوئی گناہ ہو گا کہ شرک جلی ہے - مگر چونکہ ناظرین وسامعین کے ذہنوں میں حنفیہ کیطرف سے غلط فہمی کا اندیشہ ہے اس لئے حنفیہ کرام کی طرف سے جوابات حسب ذیل معروض ہیں :-

(۱) مدینہ طیبہ میں سالانہ یا ششماہی تین دفعہ غسل ہوتا ہو یا سات دفعہ رجبی ہوتی ہو یا مولود تولدی ہوتی ہو یا وفاتی محض خلاف شریعت اور شعبدہ پرستی ہے - ہر مسلمان کو بخصوص حنفیہ کرام کو اس قسم کے اعمال وعقائد سے پرہیز کرنا ضروری ہے قرآن مجید میں ایسے عاملین ومعتقدوں کی نسبت صاف ارشاد ہے :-

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ٥ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا ٥ أُولٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ٥ ذٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ٥

حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر متحنفین (اہل بدعت) کو اپنے اعمال بدعیہ اور رسم گھڑت شریعت پر ناز ہو اور بزعم خود ایسے اعمال وعقائد کو حسنہ اور ذریعہ نجات سمجھ رہے ہوں تو اس باب میں اے نبی آپ (ان سے) کہئے کہ کیا ہم تمکو ایسے لوگ بتائیں جو اعمال (ارکانی ومالی وجنانی) کے اعتبار سے بالکل خسارہ میں ہیں - یہ وہ لوگ ہیں جن کی دنیا میں کری کرائی محنت (جو اعمال حسنہ سمجھکر کی تھی آخرت میں) سب گئی گزری ہوگی (اور وہ بوجہ اپنی جہالت اور نفسانی خواہشات کے) اسی خیال میں ہیں کہ وہ اچھا کام کر رہے ہیں - آگے ان متحنفین کا مصداق اور اہل بدعت کا مصداق علیہ

ایسے عنوان سے بتلاتے ہیں جس سے اُن کی محنت ضائع ہونے کا سبب اور وجہ معلوم ہوتی ہے اور اس حبط اعمال کی تصریح بھی بطور تفریع کے فرماتے ہیں۔ یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا (اور قیامت کے دن کا) انکار کر رہے ہیں سو اس لئے اُن کے سارے وہ نیک کام (جن کو نیک سمجھ رہے ہیں) غارت گئے تو قیامت کے روز ہم اُن کے اُن نیک اعمال کا ذرا بھی وزن قائم نہ کریں گے۔ بلکہ اُن کی سزا دہی ہوگی جو اوپر مذکور ہوئی (یعنی دوزخ۔ اس سبب سے کہ اُنہوں نے اپنی من گھڑت شریعت قائم کر کے الٰہی شریعت میں اپنے خیالی مسائل ملا کر کفر کیا تھا اور اُسی کفر کا ایک شعبہ یہ بھی تھا کہ میری آیتوں اور پیغمبروں کا مذاق بنایا تھا چنانچہ زمانہ حال کی مبتدعین میں بوقت گفتگو یا اُن میلوں عرسگاہوں کے موقعوں پر یہ امر بخوبی پایا جاتا ہے کہ جہاں آیت حدیث کا نام آیا اور اُن کے تن بدن میں آگ لگی اور جہاں ملفوظات اور بزرگوں کے جھوٹے قصوں اور کہانیوں کا وعظ شروع ہوا ان کے مونہوں سے واہ واہ عش عش کے نعرے بلند ہوئے انا للہ۔

ان من کے پجاریوں کی بابت بہت سی آیات و احادیث و اقوال صوفیہ کرام و فقہاء عظام بلکہ ائمہ اربعہ وارد ہیں جن کے ذکر میں طول ہے غرض ایسے اعمال کی شریعت محمدیہ میں کوئی اصل نہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایسے بدعتیوں کے سایہ سے بھی بچا کرتے تھے اعاذنا اللہ منہا۔

(۳) جس کام کو شریعت نے ثواب نہیں بتایا اُس کو شریعت کا کام سمجھکر اور اُس میں ثواب جانکر اگر کرنے والا بدعتی اور گمراہ ہے۔ اور یہ کام بدعت و ضلالت ہے اور ایسے ہی کاموں کے رد کرنے میں نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار (ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام دوزخ کی آگ ہے)

(۴) مدینہ کے رہنے والے کوئی کام خلاف شریعت کریں تو ہمکو اُن کا اتباع جائز نہیں اور نہ اُنکے اتباع کا اللہ رسول نے حکم فرمایا ہے اور نہ ہی حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے کہیں بتلایا ہے کہ مدینہ والے چاہے خلاف شریعت ہی کچھ کریں تم اُن کی پیروی کرنا شریعت کے مقابلہ میں کسی کے قول و فعل کو ماننا

(۴) قبر کو پختہ بنوانا یا اُسپر روشنی کرنا شریعت محمدیہ میں ناجائز ہے اور تمام فقہاء حنفیہ بلکہ ائمہ اربعہ نے اس کو منع لکھا ہے اور ایسا کرنا چاروں مذاہب کے خلاف ہے بلکہ اُن کی دشمنی اور ناراضگی کا سبب ہے۔

(۵) میلاد میں قیام کرنا اور خاص موقع پر کھڑا ہونا نہ واجب ہے نہ فرض۔ نہ جائز۔ بلکہ بدعت اور گمراہی ہے اور بوجہ عقیدۂ حاضری روحِ مقدس شرک ہے اور گناہ کبیرہ سے کسی حال خالی نہیں۔

(۶) پہلے پہل شیخ عمر ابن محمد نے سنہ ۶۰۴ھ میں اس بدعت سیئہ کو شہر موصل میں نکالا اور شروع اس بُرے کام کی اُس سے ہوئی پھر چند نام کے مولویوں دنیا کے طالبوں اور چند امیروں بدعت دوست نے اُس شخص مذکور کا اقتدا کیا اور اس بدعت کو بڑا رواج دیا۔ اور سب میں بڑا ان امیروں مبتدعین میں سے بادشاہ شہر اربل کا ملک مظفر ابوسعید کوکری تھا جیسا کہ کہا امام احمد بن محمد بن بکر مالکی نے کتاب قول معتمد میں وصحہ اذ اتفق علماء المذاهب الاربعة علی ذم العمل به ممن بذا من العلامة معز الدین حسن خوارزمی قال فی تاریخه ان صاحب اربل الملک المظفر ابوسعید الکوکری کان ملکا مسرفا یامر علماء زمانه ان یعملوا باستنباطهم واجتهادهم وان لا یتبعوا المذاهب غیرهم

ترجمہ " اور باوجود اس کے چاروں مذہبوں کے عالموں نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ یہہ عمل مولود کا بالکل مذموم اور مردود ہے منجملہ اُن علماء کے ایک بہت بڑے عالم علامۂ زمان معز الدین حسن خوارزمی ہیں۔ وہ اپنی کتاب تاریخ میں فرماتے ہیں کہ اربل کا بادشاہ ملک مظفر ابوسعید کوکری ایک بادشاہ مسرف حد سے گزرنے والا فضول خرچ تھا۔ اپنے وقت کے علماء کو حکم دیتا تھا کہ تم لوگ اپنے قیاس اور اجتہاد پر عمل کرو اور کسی دوسرے مذہب کی پیروی نکرو پس یہاں تک اُس کا اثر ہوا کہ ایک گروہ عالموں کا اور ایک جماعت فاضلوں کی اس طرف متوجہ ہوگئی اور یہ بادشاہ مجلس میلاد ربیع الاول کے مہینے میں کرتا تھا اور اول اسی بادشاہ نے بادشاہوں میں سے اس عمل مولود کو نکالا اور رواج دیا۔ اور کہا امام ابوالحسن علی بن الفضل مالکی نے اپنی کتاب جامع المسائل میں کہ عمل مولود کا نہیں منقول ہے سلف صالحین میں سے بلکہ بعد قرون ثلاثہ کے بُرے لوگوں کے زمانہ میں یہ امر ایجاد کیا گیا ہے۔ اور جس کام کو پہلے لوگوں نے نہیں کیا ہے اُس میں ہم پچھلے لوگوں کی تابعداری نہ کریں گے کیونکہ ہمکو اگلے لوگوں کا اتباع کافی وافی ہے پس کیا حاجت ہے ہمکو نئے کام بدعت نکالنے کی یا اسپر عمل کرنے کی؟ (فتاوٰے میلاد صفحہ ۱۵)"

عاملین مولود وغیرہ بدعات حنفی مقلد نہیں ہیں یہ لوگ چاروں اماموں میں سے کسی کے مقلد نہیں بلکہ مخالف ہیں اماموں کے اور دشمنی کرتے ہیں اُن سے اور درپردہ مدعی ہیں اُن کی مقابلہ اور برابری کے۔ اور زبان حال سے کہتے ہیں کہ ہم تمام مجتہدوں سے قیاس و اجتہاد اور علم و عمل میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اگر ان لوگوں کے دلوں میں ذرا بھی انصاف اور حق پرستی ہو تو ان کے لاجواب کرنے کے لئے کافی ہے فیصلہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی دربارہ میلاد مروجہ فرماتے ہیں:۔

"بنظر انصاف ببیند کہ اگر فرضاً حضرت ایشان دریں زمان در دنیا زندہ مے بودند و ایں مجلس و اجتماع منعقد مے شد آیا بایں امر راضی مے شدند

ahmadimuslim.de

واین اجتماع را مے پسندیدند یا نہ - یقین فقیر آنست کہ ہرگز این معنے را تجویز نے فرمودند بلکہ انکار مے نمودند - مقصود فقیر اعلام بود قبول کنند یا نہ کنند (مکتوب ص۲۷۳)۔

یعنی اگر نظر انصاف سے دیکھیں کہ اگر فرضاً حضرت نبی علیہ السلام اس زمانہ میں دنیا میں زندہ ہوتے اور اس مجلس اور اجتماع کو کہ منعقد ہوتا ہے دیکھتے آیا آپ اس امر سے رضی ہوتے اور اس اجتماع کو پسند فرماتے یا نہ۔

اور یقین فقیر یعنی حضرت مجدد الف ثانی کا تو یہ ہے کہ ہرگز اس امر کو جائز نہ فرماتے بلکہ انکار کرتے اور برا سمجھتے - مقصود فقیر یعنی حضرت مجدد الف ثانی کا اس لکھنے سے پہنچانا اور جتلانا حکم کا ہے آگے چاہے قبول کر دیا نہ کرو۔ پس اے بھائی دل میں اس حکم کو جگہ دے اور قبول کر لے اس کو - اور چھوڑ دے تمام بدعات مروجہ کو اور ہو جا تو پکا حنفی اور سچا مسلمان ورنہ ڈر تو دن قیامت کے سے کہ جس دن حاضر کیا جاویگا۔ سامنے محمد رسول اللہ اور امام اعظم کے - پس کیا جواب دیگا تو اپنی بدعات مخترعہ کا۔

(۷) میلاد مروجہ کو امام ابو حنیفہ کیا کسی امام نے بھی نہ جائز بتلایا ہے اور نہ واجب نہ فرض - کیونکہ اُن کے زمانہ میں اس کا نام نشان بھی نہ تھا کہ اس کو جائز بتلاتے

(۸) امام ابو حنیفہ نے تو میلاد مروجہ کو جائز نہیں بتلایا لوگ خواہ مخواہ محض ہٹ دھرمی اور دھینگا دھانگی سے جائز کرتے ہیں ورنہ کوئی دلیل شرعی اُن کے پاس اس کے ثبوت وجواز کی نہیں ہاں ہٹ دھرمی کا کوئی علاج نہیں۔

(۹) اہل میلاد کی انعقاد مجلس میلاد میں مختلف اغراض ہیں بعض بغرض ناموری بعض رواجی طور پر اور بعض بہ نیت شماتت بر اہل حق اور اس قسم کا وجود اکثر ہے لیکن ثواب کی نیت کسی کی نہیں ہوتی الاماشاءاللہ۔

(۱۰) میلاد مروجہ کا جواز کسی فقہی اور حدیثی روایت سے ثابت نہیں اور یہ اُن امور محدثات سے ہے جن کے حق میں آں حضرت علیہ السلام نے فرمایا - وشر الامور محدثاتھا یعنی سب کاموں سے بڑھکر برے کام وہ ہیں جن کو اپنی طرف سے گھڑ کر شریعت میں داخل کیا جاوے۔

(۱۱) جب میلاد مروجہ محدثات سے ہے تو اس کے بدعت وضلالت ہونے میں کیا شک رہا۔

(۱۲) میلاد میں قیام اکثر اسی نیت سے کرتے ہیں کہ اُس وقت روح نبوی تشریف فرما ہوتی ہے نعوذ باللہ من ھذہ العقائد الفاسدۃ پس یہ قیام شرک ہوا۔

(۱۳) جب روح نبوی اہل حق کے نزدیک تو قیام حاضر ہی نہیں ہوتی بلکہ ایسا اعتقاد کرنا ہی شرک ہے تو پھر ایک دن میں متعدد مجالس میں کیسے حاضر ہوگی۔

(۱۴) ایک چیز کا بعینہ دو یا چند جگہ حاضر ہونا محال عقلی وممتنع شرعی ہے تو روح نبوی کی نسبت ایسا خیال خلاف عقل وشرع ہے اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔

(۱۵) میلاد میں قیام ہی سرے سے بے سود ہے خواہ حاضری کا اعتقاد رکھا جاوے یا نہ - اور معتقدین حاضری کے نزدیک تو جبکہ عقلاً اور شرعاً کسی طرح روح حاضر نہیں ہو سکتی بالکل ہی قیام بے سود بلکہ شرک ہونا چاہیئے واللہ اعلم۔

جوابات بالا پر بوجہ عجلت ودیگر موانع زیادہ دلیلیں قائم نہیں کی گئیں - اگر کسی صاحب کو کسی جواب کے متعلق کوئی شبہ پیدا ہو تو اطلاع دیں انشاءاللہ دلائل قاطعہ سے جواب دیا جائیگا

فتاوےٰ دہلی

مندرجہ ذیل سوال مدرسہ دار الہدےٰ دہلی کشن گنج میں آئے تھے مگر سائلوں کے پتے نہیں لکھے تھے اس لئے بذریعہ اخبار شائع کئے جاتے ہیں اور اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب مدرسہ مذکور میں سوال بھیجیں وہ اخراجات کے لئے ۲ ٹکٹ ساتھ بھیجا کریں (قمر الحق سہسوانی ناظم صیغہ افتا مدرسہ دار الہدےٰ کشن گنج دہلی)

کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی لیکن اُسی وقت راستہ ہی میں سے واپس کر دیا اور ہمبستری کی نوبت نہیں آئی - ایسی عورت کو اٹھارہ برس گھر بیٹھے ہوئے گزر گئے۔ اُس مرد نے نان ونفقہ کچھ بھی نہیں دیا - ایکمرتبہ وہ عورت اپنے خاوند کے پاس بھی گئی - لیکن اس کا خاوند چھپ گیا اور اس کے پاس تک نہ آیا اور چند عورتوں نے کہا خاوند سے کہ اس کو بلالو لیکن اُس نے کہا کہ میرا اس کا کچھ واسطہ نہیں۔

الجواب

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ حق تعالےٰ نے مرد کے ذمہ ادائے حقوق نان ونفقہ وغیرہ ضروری قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا فَاَمْسِکُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یعنی خاوند کو عورت کے ساتھ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور عمل میں لانا چاہیئے - ان دو باتوں کے سوا تیسری بات کا شریعت میں وجود و پتہ نشان نہیں پایا جاتا۔ یا تو ادائے حقوق کے ساتھ نکاح میں رکھنا یا طلاق دیکر حسب قانون شرع جدا کرنا تیسری صورت یعنی نہ ادائے حقوق اور نہ طلاق کسی طرح جائز نہیں - اس کو بطور قضیہ منفصلہ حقیقیہ کے سمجھنا چاہیئے - اس کے دو جزو یعنی ادائے حقوق وطلاق نہ شرعاً دونوں مجتمع ہو سکتے ہیں اور نہ مرتفع ہو سکتے ہیں بلکہ دونوں میں سے ایک کا پایا جانا ضروری ہے اور صورت مسئولہ میں دونوں صورتوں میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی نہ ادائے حقوق اور نہ طلاق - ایسی حالت میں سوا اس کے کہ عورت ضرر ونقصان میں مبتلا ہو اور اُس کی زندگی خراب ہو اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے - یہ امر بھی ظاہر ہے کہ عورت سے ضرر دور

کرنا ضروری ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تضاروھن وقال اللہ تعالیٰ ولا تمسکوھن ضرارا لتعتدوا وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ اور ضرر دور کرنے کی صورت سوا اس کے اور کچھ نہیں ہوسکتی کہ اس مرد ظالم کو فہمائش وتنبیہ کی جاوے اور طلاق مانگی جاوے۔ اگر طلاق نہ دے تو مشورہ وپنچایت کرکے نکاح فسخ کیا جاوے اور کسی مرد صالح سے اُس کا نکاح کر دیا جاوے۔ مناسب ہے کہ حاکم وقت کو اطلاع دیدیجاوے تاکہ کچھ خرخشہ باقی نہ رہے۔

خلاصہ یہ کہ عورت مظلومہ مذکورہ کا نکاح فسخ کرکے کسی مرد خدا ترس سے کرنا جائز بلکہ ضروری ہے اسی لئے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارے میں جو کہ بیوی کے ادائے حقوق نان ونفقہ وغیرہ سے قاصر ہے یہ فیصلہ فرمایا کہ دونوں میں تفریق کیجاوے جیسا کہ دار قطنی میں مروی ہے۔ پس جب آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کے بارہ میں جو بوجہ مجبوری ادائے حقوق سے قاصر ہے تفریق کیلئے حکم صادر فرمایا تو اُس شخص کے لئے بطریق اولےٰ تفریق کا حکم جاری کیا جاویگا جو کہ محض شرارت اور ایذا رسانی کی غرض سے حقوق ادا نہیں کرتا کما لا یخفی علی من لہ طبع سلیم وفہم مستقیم فقط واللہ اعلم۔

حررہ عبد الجبار عمرپوری کان اللہ لہ

الجواب صحیح

{عبد الستار حسن عمرپوری عفی عنہ}

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جو معلم تعلیم زبانہا انگریزی اور فرانسیسی۔ عربی وغیرہ ہیں۔ اُن کو اکثر مدارس میں ایسی کتابیں بچوں کو پڑھانی پڑتی ہیں جو بذریعہ تصاویر ذی روح وغیر ذی روح پڑھائی جاتی ہیں یعنی ایسی تصاویر بطور نقشہ کے پیش نظر رکھکر سمجھایا جاتا ہے کہ یہ فلاں شے ہے اور یہ فلاں۔ یہ طرز تعلیم ذہانت طلباء کے لئے رکھی گئی ہے نہ بغرض تعظیم وتکریم وتعبد۔ پس ایسی صورت میں معلم ومتعلم وعید شہید کا مورد ہے یا نہیں۔ اور نیز یہ کہ اگر مدارس اسلامی اس طریق تعلیم کو محض بنظر افادہ ذہانت طلباء اختیار کرلیں تو مورد وعید شدید کے ہونگے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح ہو کہ بچوں کو اس قسم کی کتابیں جس میں جاندار چیزوں کی تصاویر ہوں ہرگز جائز نہیں عن عائشۃ انہا کانت قد اتخذت علی سہوۃ لہا سترا فیہ تماثیل فہتکہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاتخذت منہ نمرقتین فکانت فی البیت یجلس علیہما متفق علیہ کذا فی المشکوٰۃ

خلاصہ ترجمہ یہ کہ حضرت عائشہؓ نے ایک پردہ تصاویر کا لٹکایا آپ نے اُس کو پھاڑ دیا۔ اور بہت احادیث اس کی ممانعت میں آئی ہیں۔ یہ حکم ممانعت کا عام ہے کسی کے لئے جائز نہیں یہ کہنا کہ طلباء کی ذہانت کے لئے ہے بغرض تعظیم وتعبد نہیں لغو وفضول ہے۔ ذہانت وغیرہ کیلئے وہی اشیاء استعمال ہونی چاہئیں جو شرعاً جائز ہیں۔ طریق تعلیم مذکور میں معلم ومتعلم دونوں گناہگار ہونگے۔ ہاں البتہ اگر غیر ذی روح کی تصاویر ہوں جیسے درخت وغیرہ، تو کوئی قباحت نہیں لحدیث ابن عباس قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول کل مصور فی النار یجعل لہ بکل صورۃ صورہا نفسا فیعذبہ فی جہنم قال ابن عباس فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر وما لا روح فیہ متفق علیہ۔ فقط۔ واللہ اعلم

{عبد الجبار عمرپوری کان اللہ لہ
دہلی کشن گنج}

الجواب صحیح

{عبد الستار حسن عمرپوری عفی عنہ}

جونپور سے آریہ مناظروں کا فرار

آریہ سماج کا سالانہ جلسہ جون پور میں ۱۲ برس سے ہوتا آتا ہے جس میں اسلام پر دل آزار اعتراضات مسلمانوں کی بدترین توہین کرنا ہمیشہ اُن کا ایک مخصوص مشغلہ رہا ہے۔ مسلمانان جونپور غیر معمولی طور پر صبر کرتے رہتے۔ جب پیمانہ صبر لبریز ہوگیا تو سال گزشتہ میں ایک معمولی اسلامی جلسہ مسلمانوں نے بھی کیا۔ امسال ۲۸ جنوری لغایت یکم فروری ۱۵ء حسب سابق آریہ سماج جونپور کا سالانہ جلسہ ہونے والا تھا ضرور تا جس کے مقابلہ پر اسلامی جلسہ کے انعقاد کی رائے ہو رہی تھی۔ اتفاق سے اس موقع پر مولوی حافظ عبد الشکور صاحب آزاد ربانی مبلغ تعلیمیافتہ مدرسہ علم الہیات کانپور موجود تھے۔ جنھوں نے ۱۵ جنوری کو بنام آریہ صاحبان اس مضمون کا خط لکھا کہ یا تو آپ اپنی سبھا میں اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین نہ کریں اور اگر کریں تو ہمکو جواب کا موقع دیں۔ آریہ سماج جونپور کے پریسیڈنٹ جناب پرتاب سنگھ صاحب وکیل نے جواب دیا کہ ہمارے لیکچرار پہلی صورت پر عمل کریں گے۔ چنانچہ اسی اعتماد پر مولوی صاحب موصوف نے اسلامی جلسے کے انعقاد کی رائے منسوخ کرادی۔ مگر آریہ سماج نے اس تحریری وعدہ کے خلاف ۲۸-۲۹ جنوری کو سڑکوں پر گشت کرکے اور اپنے جلسہ میں اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین کی تو مولوی صاحب معہ مولوی عبد البر صاحب بہاری آریہ سماج کے لکچرار صاحبان کی جائے قیام پر خود تشریف لیگئے۔ پنڈت ستیہ دیو اور پنڈت رامچندر صاحبان سے ملاقات ہوئی اُن سے بھی حسب سابق درخواست کی گئی ہر دو لکچرار نے کہا کہ ہم ہرگز اسلام پر اعتراض اور مسلمانوں کی توہین نہ کرینگے۔ آپ لوگ ضرور ہمارے جلسہ میں تشریف لائیں اور لکچر سنیں۔

ahmadimuslim.de

یہ صبح کا واقعہ ہے۔ جب شام کو آریہ سماج کے سبھا میں گئے تو دیکھتے ہیں کہ ہردو پنڈتوں کی نظر عنایت اسلام اور مسلمانوں ہی پر ہے اور ایسی دلخراش باتیں سننے میں آئیں کہ مسلمانوں کا جگر شق ہوگیا۔ بالآخر آریوں کے اعتراضات سے جاہل مسلمانوں کے دلوں میں جو شبہات پیدا ہوگئے تھے اُن کے دفعیہ کے لئے مسجد اٹالہ میں ۳۱ جنوری کو اسلام کے جان نثار طلباءٔ مدرسہ عربیہ جدید واقع مسجد اٹالہ کی سعی بلیغ سے بعد ظہر ایک اسلامی جلسہ ہوا جس میں جناب آزاد ربانی کی تقریر کا بذریعہ اشتہار عام اعلان کیا گیا اور حق یہ ہے کہ آپ نے آریوں کے ایک ایک سوال کا جواب نہایت خوبی سے دیکر سب کی تسکین کردی۔ اور بعض متردین کو آریہ ہونے سے بچالیا اور یہ جلسہ مغرب کو وقت ختم ہوگیا!

آریہ سماج نے اُس روز شب کے جلسہ میں اسلام و مسلمانوں پر اعتراضات توہین کرتے ہوئے یہ زبانی اعلان کیا کہ جس کا جی چاہے ہماری سبھا میں آئے اپنا شبہ پیش کرے ہم جواب دینگے اس پر ایک مسلمان نے بذریعہ تحریر کہا کہ اگر آپ سچ فرماتے ہیں تو وقت متعین کیجئے! جس کا آریہ سماج نے کوئی تحریری جواب نہ دیا اور یہ خبر شنکر پنڈت ستدیوجی سویرے ہی بنارس چلدیئے یکم فروری ۱۵ء کو مسجد اٹالہ میں طلباء مذکور کی کوشش سے اسلامی جلسہ بعد ظہر پھر قائم ہوا۔ اور اُس روز طلباء مذکور نے بذریعہ اشتہار خصوصیت سے آریہ سماج کو اسلامی جلسہ میں ۲ بجے سے ۸ بجے تک رفع شبہات کا موقع دیا۔ مغرب تک تو آریوں کے سوالات کے مولوی صاحب موصوف نے جوابات دیئے۔ بعد مغرب مع کثیر تعداد آدمیوں کے آریہ مناظروں کا انتظار کرنا شروع کیا لیکن عین وقت پر آریوں نے زبانی طور پر اسلامی دعوت سے ناواقفیت ظاہر کی۔ اُس وقت اسلامی جلسہ میں علاوہ مسلمانوں کی بڑی تعداد کے سناتن دھرم اور آریہ سماج بکثرت شریک تھے۔ مولوی صاحب نے ڈنکے کی چوٹ ایک ایک آریہ سے کہا جب ہمارا اعتبار نہیں تو اب تم ہمارا نوٹس لو اور اپنے مناظروں تک پہنچاؤ۔ لیکن کسی آریہ نے سانس تک نہ لی حالانکہ انکار کرنے والے مناظر کے ہاتھ میں مسلمانوں کا دعوتی اشتہار موجود تھا۔ آخر مجبور ہوکر جناب آزاد ربانی صاحب نے مناظرانہ دلچسپ تقریر شروع کی اور شرائط الہام وید پر زبردست اعتراضات کئے۔ آریہ مناظر صاحب نے اپنی سبھا میں یہ کہا کہ آئندہ سال اس کا جواب دینگے۔ بعد اختتام وقت معینہ آریہ مناظر پنڈت رامچندر نے مولوی صاحب کے پاس اس مضمون کا ایک رقعہ لکھا کہ آپ باضابطہ جلسہ میں رکن سماج کو بلائے تو میں جواب دینے کے لئے آؤں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ ہوچکا اگر آپ نہ آئے تو اب آپکے آنے کی کیا امید ہے ہاں میرے سوالوں کے جواب دینے کا دستخطی وعدہ فرمائیے تو میں آپ کے جائے قیام ہی پر خود حاضر ہوتا ہوں اور جواب نہ دے سکنے پر مقابل کا مذہب قبول کرنا ہوگا۔ علی الصباح جواب لیکر آدمی گیا تو معلوم ہوا کہ آریہ مناظرین شب ہی کو غائب ہوگئے۔ ان واقعات سے نتائج ذیل پیدا ہوتے ہیں :-

(۱) جونپور میں اسلام پر دل آزار اعتراضات اور مسلمانوں کی بدترین توہین و تذلیل کرنیمیں آریہ سماج نے پیشقدمی کی۔

(۲) آریہ سماج نے مسلمانوں کو خود ہی اُبھارا۔ جب وہ تیار ہوئے اور جناب آزاد ربانی نے حق و باطل کے فیصلہ کے لئے ڈنکے کی چوٹ دعوت دی تو آریہ مناظرین جونپور سے فرار ہوگئے جس سے خواہ نخواہ یہ کہنا پڑتا ہے کہ معلوم نہیں کہ آریہ سماج آخر ویدک دھرم کی عالمگیر صداقت وہمت سے کب کام لینگے۔

(محمد گیاوی طالبعلم مدرسہ عربیہ جدید مسجد اٹالہ جونپور)

مذاکرہ علمیہ نمبر ۷ مورخہ ۱۵ ربیع الثانی[1]

بابت فسخ نکاح زانیہ

سوال:- ایک شوہردار عورت ایک بدمعاش آدمی کے ساتھ نکل کر قریب ایک سال تک اُس کے پاس رہی۔ آخر الامر اُس سے حاملہ ہوکر ایک لڑکی جن بیٹھی۔ وہ بدمعاش حکام کے گھر میں آکر مارا گیا اور وہ بدمعاش عورت اپنے خاوند کے حوالہ کیگئی۔ سوال یہ کیا گیا اُس عورت کا نکاح اس فاحش مرد ہو گیا یا نہیں؟ ... جو قابل غور ہیں:-

(۱) قرآن کریم نے عورت زانیہ سے نکاح کرنیکو حرام گردانا وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اب بعد نکاح کے جب وہ زانیہ ہوگئی تو وہی علتِ حرمت پھر آگئی والاحکام تدور مع العلل تو اب یہ علت مبطل نکاح کیوں نہ ہوگی۔ چنانچہ قرآن مجید نے مشرکات کے نکاح سے آیۂ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ میں منع فرمایا تھا۔ جب نکاح کے بعد عورت کفر و شرک کر بیٹھی تو نکاح ٹوٹ گیا: ولا تمسکوا بعصم الکوافر اسلئے کہ وہ علتِ منع نکاح پھر پیدا ہوگئی۔

(۲) ابن تیمیہ تفسیر سورۂ نور میں فاسق کے نکاح کے فسخ پر علماء کا اتفاق نقل کرتے ہیں۔ پس زانیہ کے زناکار ہوجانے سے کیوں نکاح فسخ ہوگا وهي اتت بفاحشة مبينة وفسقت عن امر ربها حتى اتت بلبنت منه الزنا۔

(۳) قرآن کریم نے مرد اور عورت یعنی ہردو کیلئے شرطِ احصان (پاکدامنی) آیہ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ اور آیہ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ میں لگا دیا تھا: اب جب وہ زناکار ہوئی تو بموجب قاعدہ اذا فات الشرط فات المشروط نکاح کیوں نہ ٹوٹا۔

[1] یہ مضمون بہت عرصہ کا آیا تھا مگر کسی وجہ سے نظر سے اوجھل ہوگیا تھا۔ اہل علم کو اس پر کافی توجہ کرنی چاہئے (ایڈیٹر)

(۴) اللہ عزوجل نے زوجین میں مودت ورحمت ایسی ڈالی ہے کہ تمام محبتوں سے زیادہ ہے۔ فاذا امسك بعصمتها وهی زانیة رضی بزناها (لان الرجل علی دین خلیلہ فالینظر بمن یخالل) ومن رضی بالزنا فهو بمنزلة الزانی لدیانته۔

(۵) اپنی منکوحہ سے مہر لینا جائز نہیں وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا اٰتَیْتُمُوْهُنَّ زنا کی صورت میں اُس سے مہر واپس لے لینا آیۃ اِلَّا اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ میں درست گردانا۔ اگر نکاح نہ ٹوٹتا اُس سے مہر کیوں واپس لیتا؟

(۶) قرآن کریم بروں کے ساتھ ایک ساعت بھی بیٹھنے نہیں دیتا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ جب عورت زناکار ہوئی تو وہ پاک مرد کے کس طرح ہمدوش وہم آغوش رہ سکتی ہے۔

(۷) آیہ اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ میں کسقدر تخویف وتحذیر ہے۔

(۸) اور حدیث لعن اللہ من اوی محدثا میں کس قدر زجر وتوبیخ ہے سواء کان الاحداث بالزنا اوالسرقة اوغیر ذالك وسواء کان الایواء بملك یمین او نکاح اوغیر ذالك

(۹) ایسی زانیہ کا نکاح اگر شرعاً نہیں ٹوٹتا۔ تو اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ سے کیا مراد ہے۔

(۱۰) بخاری ومسلم میں رسول اللہ کا حکم ہے کہ لونڈی جب زنا کرلے تو اُس کو حد مارو۔ پھر فرمایا فان زنت فلیبعها ولو بضفیر والضفیر حبل وهذا امر ببیعها ولو باد نے مایقابلها واذا وجب اخراج الامة الزانیة عن ملکه فکیف بالزوجة الزانیة

(۱۱) ایسی زانیہ جس نے یہاں تک نوبت پہنچائی کہ حرام اولاد گود میں لے کر پھر رہی ہے اُسی طرح چھوڑ دی جائے تو اُس نے تمام شہر کی عورتوں کو گویا آگ لگادی۔ کیونکہ گناہ جب تک پوشیدہ ہوتا ہے گناہگار ہی کو نقصان پہنچاہے اور جب طشت ازبام ہوجائے تو نقصان اُس کا عام ہوجاتا ہے۔ لہذا پوشیدہ گناہ کے واسطے پوشیدہ توبہ ہے اور جب علی الاعلان کو پہنچ جائے تو اُس کیلئے توبہ بھی اعلان کے ساتھ ضروری ہے والیہ الاشارة فی قولہ تعالیٰ وَلْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

خیر خواہان اسلام ومسلمانان یہ استفتا علماء کرام کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں امیدکہ جواب بادلائل مرحمت فرمائینگے

(مولا بخش از لاہور)

سماع موتیٰ

از جناب عبدالحکیم خان صاحب

انسپکٹر پولیس ضلع چتوڑگڈھ

خداوند تعالےٰ نے اسلام کو فطرت کے پیارے خطاب کا اعزاز بخشا ہے مگر فی زمانا یہ سچا اور مطابق العقل مذہب توسن توہم۔ اختلافات ذہنی وتعصب کا جولانگاہ بنگیا ہے۔ جس قدر فرق مختلفہ اس وقت تک پیدا ہوئے اُن میں ہر ایک نے اپنی جودت طبع کو معراج کمال پر پہنچانے کی کوشش میں اپنا عقیدہ ہی اصل الاصول ٹھہرا قرار دیا ہے جو اظہر من الشمس وابین من الامس ہو۔ اُن کے تخیلات لایعنی میں ایک سماع موتیٰ کا مسئلہ ہے جس پر مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے کتاب حیات الموات فی بیان سمع الاموات اور پرچہ اہل فقہ میں رسالہ الموسوم بہ سماع موتیٰ طبع ہوچکے ہیں۔ قبل اس سے کہ میں منقول سے بحث کروں اپنی عقل ناقص کے موافق کچھ ضروری معقول بحث کرنے کی بھی التماس ہے۔

جس وقت روح نے اس قفس عنصری سے علیحدگی اختیار کی جسد پر مردہ کا اطلاق ہوگیا۔ روح کوئی ایسی شے نہیں جو محسوس ہو یا بلا حلول کسی جسم کر بذاتہ کام کرسکے اور اُس کے ثبوت کے لئے ہماری زندگی وجہ کافی ہے کیونکہ روح کی ماہیت صورت وغیرہ خارج از فہم وقیاس ہونے سے حکم بانیخالی صاف الفاظ میں صادر ہوچکا ہے کہ روح حکم خدا ہے۔ جب روح کی یہ حالت ہے تو استعمال کی محتاج رہی اور جب وہ دوسری لباس جسم سے علحدہ ہوگئی اور مقام علیین یا سجین عالم برزخ میں بحیثیت اعمال خود مستقر ہوگئی تو پھر اُس کا جسم سے کیا تعلق رہا کیونکہ جس جسم میں وہ داخل ہوئی اُسی میں بمثال حیات مقید ہے۔ اور ایک ہی روح کا دو حصوں میں منقسم ہوکر دو جدا جدا جسم اختیار کرکے ایک کا تو برزخ میں دوسری کا مدفن پر رہنا احکام خداوندی کے خلاف اور مضحکہ آمیز خیال ہے۔ اور جبکہ روح ایک ہی جسم میں داخل رہے تو پھر روح کا سلسلہ تعلق مدفن تک رہنا بالکل واہمہ ہے اور موتےٰ کو سُنانے کا دوسرا ذریعہ نہیں نہ ضرورت۔

اب نصوص قرآنی سے کچھ صراحت کی جاتی ہے۔	خداوند علام الغیوب کلام مجید وفرقان حمید

میں فرماتا ہے اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی الخ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم بھی مُردہ کو سُنانے پر قادر نہیں۔ لیکن مؤیدین سمع موتیٰ یہ حجت پیش لاتے ہیں کہ قرآن مجید میں فی نفسہ سننے کا امتناع نہیں ہے۔ خداوند جل شانہ اپنے فضل وکرم سے سُناتا ہے اور موتیٰ کو سماعت۔ تکلم وغیرہ کے سب قوا حاصل ہیں وغیرہ۔ اس سے بھی صاف تر پھر ارشاد ہوتا ہے وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ الخ اب موتےٰ کے عدم سماعت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہا۔ کیونکہ دو دو متضاد چیزوں کا مقابلہ فرمایا ہے۔ تو جب یہ کب ممکن ہے کہ زندہ ومردہ کا تناقض ہی ناقص وقاصر ہے حالانکہ دونوں میں من حیث المجموع نقیض تامہ ہے جس کو کوئی عقل سلیم وفہم رسا باور کرنے سے متعسر نہیں۔ اگر یہ خیال فرمایا جاوے کہ اسی آیۃ میں فرماتا ہے کہ جس کو چاہے خدا سناوے تو یہ جملہ صرف کفار کی عدم سمع قبول کی طرف ہے ورنہ آگے صاف ترین الفاظ میں فرمادیا کہ جو قبروں میں ہیں اُن کو نہیں سُنا سکتے اس سے زیادہ اور

ahmadimuslim.de

کیا توضیح ہونی چاہئے۔ جس طرح کفار میں سماعت قبول کا فطرتاً مادہ نہیں اسی طرح موتے میں سننے کی صلاحیت نہیں۔ پھر حکم ہوتا ہے اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ الخ اس سے واضح ترین اور کیا ثبوت ہوگا کہ موتے کو بیجان فرمایا۔ جب جان یا روح ہی نہیں تو پھر سماعت کیسی۔ جب کوئی شخص خواب راحت میں بے ہوش ہوجاتا ہے تو اُس کو پاس کی آواز کی خبر نہیں ہوتی۔ حالانکہ ہنوز مرغ روح نے اس قید خانہ سے پرواز نہیں کیا ہے۔ شہداء کی حالت میری بحث سے خارج سمجھی جاوے بڑے غضب کی بات ہے کہ جس کی نہی کلام مجید میں ہے اُس کو بحوالہ علماء دیگر ثبوت خارج از کلام الہی سے تائید بحث میں پیش کیا جاتا ہے۔ علماء کی رائے حکم الہی نہیں۔ اگر اُس میں لغزش نہوتی تو اختلاف ہونے کی ضرورت نہیں ہوسکتی علم حساب کا ایک سوال واقلیدس کی ایک مشق جب صحیح حل ہوجاتی ہے تو اُس کا طرز عمل وجواب یکساں ہوتا ہے چاہے ایک محاسب شرق میں ہو تو دوسرا غرب میں۔ آپ جو تحریر فرماویں بوضاحت مگر محض نصوص قرآنی سے اس کے متعلق میں دیگر ثبوت کو بمقابلہ قول فیصل ذریعہ اطمینان نہیں سمجھتا

عبدالحکیم خان سہسرانی انسپکٹر پولیس
ضلع چتوڑ گڑھ

مولود شریف کا ثبوت بعنوان عجیب۔

۲ فروری کو بمقام بلیا ایک مولانا صاحب آگرہ والوں نے ایک تقریر نہایت پُرزور دربارہ اثبات انعقاد محفل مولود شریف وقیام عند السلام فرمائی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ میں مناظر ہوں و نیز عرصہ ۲۶ سال سے وعظ و تذکیر کرتا ہوں۔ جو بات بیان کرونگا وہ پکی ہوگی اور اُس کا قرآن وحدیث سے دونگا چنانچہ اثبات قیام عند السلام میں آیۂ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا پیش کی (البتہ کس سے؟ (ایڈیٹر)) خداوند کریم اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اوپر آپ کے اور سلام بھیجو سلام بھیجنے کر (یعنی خداوند کریم ہمکو حکم دیتا ہے درود اور سلام بھیجنے کا تو لفظ سَلِّمُوْا کے بعد جو تَسْلِیْمًا واقعہ ہے وہ مفعول مطلق ہے۔ اور مفعول مطلق کبھی ہیئت کے لئے بھی واقع ہوتا ہے اور خدا کا حکم ہے کہ سلام بھیجو جیسا کہ حق ہے سلام بھیجنے کا تو اب معلوم کرنا چاہئے کہ سلام بھیجنے کا حق اور ہیئت کیا ہے بیٹھکر یا سوکر یا لیٹ کر یا کھڑے ہوکر۔ تو واضح ہے کہ کھڑے ہوکر سلام بھیجنا بہت عمدہ طریقہ اور مقتضائے ادب ہے خلاف اسکے کہ کوئی برعکس اسکے سلام بھیجے تو جب ہیئت اور حق سلام کا کھڑے ہوکر معلوم ہوا تو اس آیت کریمہ سے قیام عند السلام بخوبی ثابت ہوگیا اور انعقاد محفل مولود میں ایک کتاب (جسمیں ماثبت بالسنہ مصنف شیخ عبد الحق صاحب دہلوی کی اپنی ہاتھوں میں لیکر اُٹھائی اور مصنف رحمہ اللہ کی صفت کے بعد ایک حدیث اس میں سے پڑھی۔ کہ "ابولہب نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تولد کے فرح اور سرور میں اپنی لونڈی کو جو کہ ولادت باسعادت کی خبر لیکر اُس کے پاس گئی تھی آزاد کردیا۔ اس کے صلہ میں اُس پر اُس روز عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ اسکے بعد امام جزری کا قول بیان کیا کہ ابولہب پر باوجود کافر ہونے کے بوجہ اظہار فرح وسرور ولادت کے دن عذاب میں تخفیف ہوتی ہے تو کیا حال ہوگا مسلمانوں کا جبکہ آپکی ولادت باسعادت پر اظہار مسرت کریں۔ اور خوشیاں منائیں اور اس کے لئے محفلیں قائم کریں۔ تو اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ ہم محفلیں قائم کرسکتے ہیں اور بصد ذوق شوق خوشیاں مناکر سعادت دارین حاصل کریں اور دن اور تاریخ کا بھی مقرر کرنا مثلاً گیارہویں وغیرہ بھی درست ہے کیونکہ اس میں بھی ایک بھید ہے جیسا کہ نویں تاریخ کو خداوند کریم نے یوم الحج مقرر کردیا ہی خلاف اُس دن کے اگر کوئی جاوے تو حج قبول نہیں حالانکہ دوسرے روز بھی وہی کعبہ اور وہی صفا مروہ موجود ہے اگر دوسرے دن کوئی شخص اگرچہ باشرائط حج کرے تو نہیں ہوسکتا۔ تو معلوم ہوا کہ دن کا بھی تقرر کوئی شے ہے اسکے علاوہ اور دنوں میں بھی محفل کرے۔ درود بھیجے تو جائز ہی۔ کسی شخص نے پیر کے دن کا روزہ رکھنے کا حال پوچھا تو آپنے اجازت دی اور فرمایا ہماری ولادت بھی اسی دن ہوئی ہے۔ اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپکی ولادت کا دن نہایت متبرک ہے اور روزہ رکھنا اور محفل وغیرہ کرنا بہت ثواب کا موجب ہوگا۔ اسکے بعد فاتحہ کے بارے میں کہا کہ بغیر فاتحہ پڑھے جب نماز جائز نہیں تو ہم نے کسی کھانے پر فاتحہ پڑھ دیا تو کیا حرج ہوگیا۔ اور جو لوگ ان فعلوں کو بدعت کہتے ہیں کہ ثابت نہیں ہی تو یہ بتلادیں کہ محفل میلاد کی انعقاد وقیام عند السلام فاتحہ وغیرہ منع کہاں ہی اور جب منع نہیں ہے تو گویا شریعت ساکت ہی تو یہ اصول کا مسلمہ مسئلہ ہی کہ جس امر میں شریعت سکوت کرے وہ مباح ہی۔ اگر بقول منکرین بدعت ہے تو بتلادیں کہ اس قسم کی اونچی اونچی گنبد اور مینارون والی مسجدیں بنوانا کہاں ثابت ہی۔ اور رسول اللہ صلعم نے مزیدار کھانے زردہ پلاؤ وغیرہ کہاں کھائے ہیں اور نوار کے پلنگ پر خواب استراحت کہاں فرمایا ہی علی ہذا القیاس جب ان سب کا بھی ثبوت نہیں ہے تو یہ بھی بدعت کہی جاوینگی الخ ختم ہوئی تقریر مجمل اور ما حصل مولوی صاحب موصوف العصر کی۔ اب میں اس مسئلہ کو بنظر احقاق حق بطریق مذاکرہ علماء محققین پر چند تنقیحات کیساتھ پیش کرتا ہوں امید کہ کافی توجہ فرماکر جواب باصواب مستفید فرماکر عند اللہ ماجور ہونگے۔

تنقیحات

اوّل۔ آیت موصوفہ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کی تفسیر اس طریقہ کی خیر القرون سے ثابت ہی یا نہیں اور ائمہ اربعہ میں سے کسی نے یہ پہلو اختیار کیا ہے یا نہیں۔ اگر اختیار نہیں کیا تو مقلد کو یہ فعل جائز ہے یا ناجائز۔

دوم۔ مقلد کو اجتہاد کا حق حاصل ہے یا صرف اپنے امام کا قول پیش کرنے کا اُس کو حق ہے۔

سوم۔ حدیث موصوفہ سے انعقاد محفل وخصوصیت ایام

ahmadimuslim.de

فتاوے

س نمبر ۱۱۷ - میں ایک مسلمان لڑکا ہوں جو اس وقت ایف اے درجہ میں پڑھتا ہوں - کالج میں بہت سے ہندو بنگالی بھی نیچے کی کلاس سے اسوقت تک ایف کے درجہ میں ہمارے ساتھ ہی پڑھتے ہیں - اُن لوگوں سے ہمکو بوجہ صحبت دیکجائی بارہ چودہ برس کے از حد محبت ہوگئی ہے اور اُن میں سے بعض ہمارے وطنی ہیں جو نہایت ذہین اور فہیم بلکہ نہایت با اخلاق ہیں ہمارے مابین دوستی کا عہدو پیمان قرار پایا ہے یہ شرعاً یہ دوستی اور میل ملاپ ہندوؤں کے ساتھ کیسے ہے

س نمبر ۱۱۸ - ایک ہندو متمول شخص جو ہمارے محلہ میں رہتے ہیں بہت نیک اور با اخلاق آدمی ہیں اور بہت حسن سلوک ہر ایک شخص سے کرتے ہیں خواہ ہندو ہو یا مسلمان - اُن سے ہمکو بہت دوستانہ تعلق ہے - یہ دوستی جائز ہے یا ناجائز ایک مُلا صاحب فرماتے ہیں کہ جو مسلمان ہندو سے دوستی اور میل ملاپ کریگا اُس کا حشر اُسی کافر کے ساتھ ہوگا - وہ قرآن کی دو چار جگہ کی آیتوں کا حوالہ دیتے ہیں کہ بیدینوں سے دوستی مت کرو سورہ نساء آل عمران - مائدہ - توبہ تا ج - قصص مجادلہ وغیرہ سورتوں کا مطلب خلاصہ اور تفسیر بیان کیجیگا -

س نمبر ۱۱۹ - جبکہ فی زمانہ تحریری اور تقریری قوت سے اسلام کا وہ کام کرنا ہے جو کہ اگلے بزرگان دین نے ہمارے تلوار کے زور سے وہ کام کیا اور گورنمنٹ عالیہ نے ہمکو اس میں ہر طرح کی آزادی بخشی ہے اور اسلامیہ مشن کلکتہ وغیرہ میں اسی غرض سے قائم ہوا ہے تو وہ کس طرح حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ ہر ایک علم کا استاد کامل مسلمان ہر ایک جگہ مل نہیں سکتے ہیں کیونکہ دنیا میں بہت سے علم اور زبانیں ہیں جیسے اہل اسلام اور خصوصاً اہل ہندوستان بہت کم واقف ہیں اور ہیں بھی تو ہر ایک جگہ مل نہیں سکتے اور علم اور زبان کا سیکھنا ضرور ہوا تو اس حالت میں مجبوراً اُن غیر مسلم لوگوں میں رہنا پڑا اور علم اور زبان سیکھنا ہوا - اور تعلیم کامل بغیر صحبت زمانہ دراز کے ہو نہیں سکتی تو ممکن ہے کہ بوجہ میل ملاپ عرصہ دراز کے مسلم اور غیر مسلم میں دوستی اور محبت ہو جاوے اور عہد و پیمان فیمابین قرار پاوے درست ہے یا ناجائز؟

ج نمبر ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ان سب سوالوں کا جواب ایک ہی ہے جو حدیث شریف میں یوں آیا ہے - انما الاعمال بالنیات یعنی اس قسم کے کام نیت پر موقوف ہیں - کسی شخص کے نیک اخلاق کی وجہ سے میل ملاپ رکھنا منع نہیں ہے کافر سے اُس کے کفر کی وجہ سے محبت کرنا منع ہے نیک خلق اشخاص کے ساتھ اس نیت سے میل رکھنا - کہ وقتاً فوقتاً ان کو اسلام کی طرف راہ نمائی کریں - جائز ہے - اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (پ ۲۸ ع ۸)

یعنی جن لوگوں نے تم سے دنیا کی وجہ سے فساد نہیں کیا اور تمکو تمھارے ملک سے انہوں نے نہیں نکالا اُن کے ساتھ سلوک مروت اور انصاف کرنے سے خدا تمکو منع نہیں کرتا - اللہ تعالیٰ کو منصف مزاج لوگ بھاتے ہیں ؂

جن آیات میں کفار سے دوستی لگانے کی ممانعت آئی ہے اُن کا مطلب یہ ہے کہ اُن کے کفر کی وجہ سے دوستی نہ لگاؤ -

اسی طرح تعلیم تعلم کے لئے بھی تعلقات رکھنے جائز ہیں - کفر میں شریک ہونا یا اُن کے کفر کی کسی رسم کو پسند کرنا جائز نہیں

(از مرداخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۰ - زیور وغیرہ مہر مقررہ کے سواء جو کچھ عورت کو قبل عقد خوانی کے دیکر عقد خوانی کی جاتی ہے - مثلاً زید نے ایک عورت کو ۵۰۰ روپیہ کا زیور دیا اور ۱۰۰ روپے مہر مقرر کر کے نکاح پڑھایا گیا - مگر زیور ۵۰۰ روپیہ کا مہر مقررہ کے باہر رہا - آیا بعد مرنے زید کے وہ زیور وغیرہ مہر میں شامل کیا جائیگا یا میت کے وارث کو ملیگا - اور حدیث ذیل کا کیا مطلب ہے :-

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایما امراۃ نکحت علی صداق او حباء او عدۃ قبل عصمۃ النکاح فھو لھا وما کان بعد عصمۃ النکاح فھو لمن اعطیہ واحق ما اکرم علیہ الرجل ابنتہ او اختہ -

ابوالحسن محمد عبدالرحمن خریدار ع ۳۳۲۲
ضلع مالدہ ڈاکخانہ گاجل موضع ناکوڑ

ج نمبر ۱۲۰ - عورت کو جو کچھ قبل نکاح یا بوقت نکاح دیا جاوے وہ عورت کا ہے وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا (دیا ئی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۱۲۱ - زید نے بکر سے کچھ کلمات کفریہ کہے - اور بکر نے کہا کہ یہ کلمات کفریہ ہیں ان کا پرہیز لازم ہے - زید نے کہا اگر کلمات کفریہ ہیں تو سب سے پہلے میں اپنی طرف منسوب کرتا ہوں زید نے صریحاً کہا کہ میں کافر ہوں (ماشراپشاور کیا پوہ)

ج نمبر ۱۲۱ - جب تک وہ کلمات معلوم نہوں فتوےٰ نہیں دیا جاسکتا -

س نمبر ۱۲۲ - خالد کی عورت خالد کے سامنے کار فاحشہ کرے اور خالد اُسکو ممانعت نہ کرے اور باوجود علم ہونیکے اُسکو طلاق بھی نہ دیوے اور ایسے افعال شنیعہ کو اچھا سمجھتا ہو ایسے شخص کیواسطے کیا حکم ہے اور جو عورت ابھی تک باہر پھرتی ہو اور وہی کار فاحشہ کر رہی ہو اور خالد اُس کو طلاق نہ دیوے اور نہ اپنے ساتھ رکھتا ہو تو ایسے شخص کے واسطے کیا حکم شرع شریف میں ہے -

ج نمبر ۱۲۲ - بموجب حدیث شریف ایسا شخص دیوث ہے - اُس کو جلدی توبہ کرنی چاہیے -

متفرقات

مریضہ کا علاج اہلحدیث ۱۲ فروری میں حاجی وارث علی صاحب سوداگر آگرہ نے جو مریضہ کا حال لکھا ہے وہ مندرجہ ذیل طریق سے عمل کریں وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَأَلْقَيْنَا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ جَسَدًا ثُمَّ أَنَابَ. اس آیت کو مریضہ کے کان میں سات مرتبہ پڑھکر پھونک دیں۔ (غلام اللہ از ہوشیارپور)

جواب شکایت اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ ربیع الاول کے صفحہ ۱۳ میں شکایت عدم ارسال کتب نظر سے گزری - لہذا جواباً عرض خدمت ہے کہ جب کوئی درخواست احقر کے پاس آتی ہے تو اسی روز یا دوسرے دن تعمیل کیجاتی ہے کیونکہ ایک آدمی اسی کام کے واسطے مستعد رہتا ہے اور کوئی دھوکا اور بدمعاملگی نہیں کیجاتی - اگر کسی صاحب کی کوئی شکایت ہے تو ڈاک یا انکے پتہ تحریر کرنیکا قصور ہے خصوصاً جناب قطب الدین صاحب نے اپنا پتہ اخبار کے ذریعہ یہ تحریر فرمایا ہے "قطب الدین احمد راجشاہوی حال مقام ضلع دیناجپور موضع بگولاہار ہاٹ پتی راج ڈاکخانہ ایشاہار" اور درخواست میں تحریر فرمایا ہے "قطب الدین احمد خریدار اہلحدیث ع ۲۸۷۷ ضلع دیناجپور موضع بگولاہار ڈاکخانہ امین پور" تو ڈاکخانہ کے تفاوت پر کس طرح جناب کو ملسکتا ہے - بلکہ بجائے اُن کی بیجا شکایت کے ہمیں شکایت اس بات کی ہے کہ بعض احباب تحریر فرماتے ہیں کہ وی پی کرکے بھیجدیویں تو از خود ۳ ر کی ٹکٹ لگاکر پیکٹ وی پی ارسال کیا جاتا ہے تو عدم وصولی کے باعث ناحق ہمیں ۳ ر کا نقصان دیتے ہیں۔

(خاکسار محمد ولد مولوی حافظ قادربخش سکنہ چاہ خلیل والا تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان)

طبی سوال ع۱۳ ہماری اہلیہ عرصہ ۲ سال سے مندرجہ ذیل مرض میں مبتلا ہے جس سے نہایت پریشانی ہے - آپ لوگ نوازش فرماکر نہایت عمدہ نسخہ تجویز کریں کہ خدا پاک مریضہ کو آپ لوگوں کی دوا سے فائدہ بخشے اور آپ لوگوں کو جزائے خیر دیوے - ہر موسم میں یہانتک کہ جاڑہ میں بھی پیاس کی شدت رہتی ہے - پانی سے آسودگی نہیں ہوتی دوم آنکھوں میں سے پانی نکلتا ہے اور دونوں آنکھوں کے دونوں کناروں کی طرف کٹ جاتا ہے تھوڑا تھوڑا - جس سے ازحد تکلیف ہوتی رہتی ہے اور کچھ جلن بھی ہوتا رہتا ہے - خاصکر گرمی میں اُن کو بہت ہی تکلیف ہوتی ہے - تیسرے عارضہ جریان کا بھی زور ہے جس سے پنڈلی تھرتھراتی ہے - عمر مریضہ کی ۲۰ برس ہے اور آنکھ میں سرمہ وغیرہ بہت استعمال کیا کچھ فائدہ نہوا - زیادہ تر شکایت آنکھ کی ہے آنکھ سے میل نکلتی ہے بکثرت -

اور ہمارے بھائی کے ناک کے اندر پپڑی روزمرہ پڑجاتی ہے اور اندر کچھ بدبو بھی معلوم ہوتی ہے - اس کے لئے بھی کوئی عمدہ نسخہ تحریر فرمایا جائے اللہ پاک اجر عظیم دیگا اور ہم ہمیشہ شکرگزار رہینگے!

(راقم خریدار اہلحدیث ع ۱۳۲۵)

(۲ ر داخل غریب فنڈ)

طبی سوال ع۱۴ خاکسار بعارضہ بواسیر بیمار رہتا ہے ناظرین اخبار اہلحدیث سے دعا کا خواستگار ہے اگر کوئی طبیب صاحب دوا عنایت فرماویں تو بشرط صحت یابی ایک سال کی اخبار اہلحدیث کی قیمت غریب فنڈ میں دونگا۔

خاکسار گل محمد از کدنہ ضلع مظفرگڈھ (پنجاب)

جنازہ و دعاء مغفرت میرے لڑکا مسمی شیخ احمد اللہ کا انتقال ہوگیا۔ جمیع ناظرین سے عموماً و جملہ حضرات علماء اہل حدیث سے خصوصاً گزارش ہے کہ مرحوم کے واسطے مغفرت کی دعا کریں۔

(شیخ عبداللہ متولی مسجد اہلحدیث مدراس)

اظہار توبہ مجھے ایک بہت بھاری غلطی لگ گئی تھی کہ میں احمدی بن گیا تھا - حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بارے میں دھوکا کھا گیا تھا - آپکو واضح ہووے کہ میں مرزائی نہیں مجھے دھوکہ لگ گیا تھا - میں محمدی ہوں - آپ اللہ کے واسطے میری نیت کا اعلان کرادیویں میں نے خدا کی بارگاہ میں ازحد توبہ کی ہے

(خاکسار نبی بخش پھول فروش وزیرآباد)

غریب فنڈ از فنڈ فنڈ ۱۲

بے گناہ کا جواب کسی صاحب نے رسالہ بے گناہ نبی مصنفہ عیسائیان بھیجا ہے کہ اس کا جواب دیا جائے اُن سائلوں کو واضح ہو کہ رسالہ مذکورہ کا جواب جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے دیدیا ہے جسکا نام عصمت انبیاء ہے قیمت ۸ ر (پتہ - دفتر مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

تقریظ - ریویو سفری سماوار - یہ سماوار انٹی وضع کا بنایا گیا ہے جس میں بالکل آسانی سے چائے بنجاتی ہے - ستفنی لمپ جسکی چمنی ۴ لائن کی لگتی ہے اُس کی چمنی اُتار کر یہ سماوار رکھا جائے تو چند منٹوں میں چائے بنجاتی ہے - بہت نفیس قسم کی مرادآبادی ایجاد ہے قیمت عہ

(پتہ - حافظ عزیزالدین محلہ ساہو - مرادآباد)

تلاش روزگار میں دوکانداری بساط خانہ وغیرہ کا کام جانتا ہوں اسکے علاوہ محرری وغیرہ خدمات بھی کرسکتا ہوں - کوئی صاحب مجھ سے اس قسم کی خدمات لینا چاہیں تو مہربانی کرکے بندہ کو یاد فرماویں - تنخواہ خط و کتابت سے طے ہوسکتی ہے

(خاکسار پیرجی حسین احمد مرادآباد انجمن اہلحدیث)

تصحیح بموجب تعمیل جناب کے حکم کے - جواب سوال ۹۱ تلاوت قرآن شریف کے وقت السلام علیکم کہنا منع ہے - سنن ابوداود باب فی القصص کی حدیث میں آیا ہے کہ ابوسعید خدری فرماتے ہیں "میں ضعفاء مہاجرین کی جماعت میں بیٹھا ہوا تھا اور بعض آدمی بسبب عریانی کے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک قاری قرآن پڑھتا تھا تو اچانک آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام آموجود ہوئے - آپکے قیام کے بعد قاری نے سکوت کی تو حضور فداہ روحی نے السلام علیکم کہا" سنن ابوداود میں ہے اس حدیث سے نکلتا ہے کہ قاری قرآن کو وقت قرات کے السلام علیکم نہ کہے کیونکہ نبی صلعم نے انکو سلام نہیں کہا مگر بعد سکوت قاری کے صفحہ ۳۶۲ تو جواب سلام وقت قرات بالاولی منع ہوگا -

(خریدار ع ۳۱۰۴)

مولانا صاحب بتاریخ ۲۷ ر فروری مدرسہ احمدیہ اور پھلی شہر اور اہلحدیث کانفرنس علیگڈھ وغیرہ کے جلسہ کے لئے امرتسر سے روانہ ہوگئے (مینجر)

(۳۸۵)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے لیکن ۲۲ر فروری سے ۲۸ر فروری تک جو خبریں پہنچی ہیں اُن کا خلاصہ درج ذیل ہے:-

انگریزی اور فرانسیسی بیڑہ زیر کمان انگریزی نائب امیر البحر درہ دانیال پر گولہ باری کر رہا ہے۔

ایک جرمن جنگی جہاز پرنز وِلہلم نے بحر اوقیانوس میں پانچ تجارتی جہاز۔ پوٹارو۔ ہائیلینڈ۔ برے۔ ہمسفیر۔ ستھا غرق کر دئیے ہیں۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے جہاز کمبینک پر تارپیڈو چھینک کر اُس کو غرق کر دیا۔ ایک انجنیر ۲ خلاصی اور ایک گدھے والا ہلاک ہو گئے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ملک ناروے کے جہاز بیلریج پر تارپیڈو پھینکا جس پر ناروے میں سخت اظہار ناراضگی کیا جا رہا ہے۔

ایک جرمن آبدوز کشتی نے ساحلی جہاز ڈاؤن شائر کو جو ۳۰۰ ٹن وزن کا تھا غرق کر دیا۔

امریکن تجارتی جہاز ایولن جو نیویارک سے جرمنی کو آ رہا تھا ایک سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

ایک مسلح انگریزی تجارتی جہاز کلن میکناٹن بحری طوفان میں غرق ہو گیا اُس میں بیس افسر اور ۲۶۰ آدمی تھے وہ بھی غرق ہو گئے۔

انگریزی سٹیمر اوکبائی کو بندرگاہ کی طرف کھینچ کر لایا جا رہا تھا کہ وہ غرق ہو گیا۔

انگریزی سٹیمر برکنسم ایک سرنگ سے ٹکرا کر سخت مضروب ہو گیا ہے۔

انگریزی سٹیمر ڈیٹفورڈ پر ایک آبدوز کشتی نے تارپیڈو پھینکا جس سے وہ بیس منٹ میں غرق ہو گیا۔

امریکن تجارتی جہاز ایب جس پر ۴۶ ہزار روئی کے گٹھے تھے جرمن ساحل کے قریب غرق ہو گیا۔

ایک فرانسیسی جنگی جہاز نے ایک جرمن آبدوز کشتی پر گولہ باری کی۔

ملک ناروے کا جہاز رگین سیلڈ جو بورڈو جا رہا تھا آبنائے ڈوور میں ڈبو دیا گیا۔

انگریزی ہوائی جہازوں نے پھر زیبرگ پر بم پھینکے۔

جرمن ہوائی جہازوں نے کیلے پر بم پھینکے۔

جرمن ہوائی جہازوں نے انگلستان پر بھی بم پھینکے مگر کچھ نقصان نہ ہوا۔

آسٹروی فوجوں نے جارحانہ کارروائی کر کے روسیوں کو علاقہ بکووینیا خالی کرنے پر مجبور کر دیا۔

بکووینیا کے صوبہ پر قابض ہو کر آسٹروی فوجیں صوبہ گلیشیا میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور اُنہوں نے مقام اسٹانی سلاؤف پر قبضہ کر لیا ہے۔

مشرقی میدان جنگ جہاں روسی جرمن و آسٹروی فوجیں مصروف پیکار ہیں سات سو میل کے محاذ میں ہے۔

روسیوں نے مشرقی پرشیا (علاقہ جرمن) سے پسپا ہوتے وقت سخت نقصان اٹھایا۔

جرمن کہتے ہیں کہ روسی دسواں جیش پورے کا پورا تباہ ہو گیا ہے۔

لیکن روسیوں کے قول کے بموجب ان کا نقصان اتنا نہیں ہوا جتنا کہ جرمن بیان کرتے ہیں۔

مغربی میدان جنگ میں متحدہ افواج آہستہ آہستہ جرمن خندقوں پر قبضہ کر رہی ہیں قدم قدم پر لڑائی ہوتی ہے۔

کہتے ہیں کہ اٹلی پندرہ روز تک میدان جنگ میں اُترنے والا ہے۔

جرمن والوں نے ریم پر پھر گولہ باری کی جس سے اُس جگہ کے مشہور گرجے میں بھی ایک گولہ جا گرا۔

بلغاریہ کے وزیر جنگ نے موسم بہار میں عظیم جنگی مشق کے لئے اپنی پارلیمنٹ سے ۲۵ لاکھ پونڈ کی منظوری طلب کی ہے۔

مشرقی افریقہ میں بھی انگریزی فوجوں نے جرمن مشرقی افریقہ کے ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

اٹلی کے باشندے جنگ کی تائید میں مظاہرے کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ فرانس۔ انگلستان اور روس سے مل کر آسٹریا پر حملہ کر دیا جائے۔

پانڈیچری کی فرانسیسی گورنمنٹ نے اس جگہ کے ہندوستانیوں کو والنٹیر بن کر فرانس میں جانے کی اجازت دیدی ہے

وزیر فرانس نے ایک تقریر میں کہا کہ فرانس اپنے ساتھیوں کے پہلو بہ پہلو آخری دم تک لڑیگا

افسوس کہ ہندوستان کے مشہور پولٹیکل لیڈر مسٹر گوکھلے فوت ہو گئے جس پر نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان اور جنوبی افریقہ میں بھی اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔

تین سکھوں نے انارکلی لاہور میں ایک سارجنٹ پولیس کو پستول مار کر ہلاک اور ایک سب انسپکٹر کو سخت زخمی کر دیا۔

لاہور میں گوال منڈی کے پاس ایک مکان میں پولیس نے پستول اور گولی بارود پکڑا۔

بھائی پرمانند ایم اے کو لاہور پولیس نے ۲۰ر فروری کو گرفتار کر لیا۔ چند روز پیشتر اُن کی مؤلفہ تاریخ ہند بحکم گورنمنٹ ضبط ہو چکی ہے

لاہور اور اسکے مضافات سے متعدد ڈاکوؤں کے گرفتار ہونے کی خبریں موصول ہو رہی ہیں۔

کلکتہ میں بھی اسی قسم کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں اور گرفتار شدہ آدمیوں کے پاس سے اسلحہ برآمد ہو رہے ہیں۔

افواہ ہے کہ امریکن جہاز ایولن پر جو سرنگ سے ٹکرا گیا تھا امریکن سفیر متعینہ برلن بھی تھا جو ہلاک ہو گیا ہے اس لئے جرمنی کے خلاف امریکہ میں سخت جوش پھیل گیا ہے۔

لارڈ کریو وزیر ہند نے مسٹر کرشنا کی جگہ جنکی میعاد عنقریب ختم ہونے والی ہے سردار دلجیت سنگھ کو انڈیا کونسل کا ممبر مقرر کیا ہے۔

قسطنطنیہ کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ ترکی پارلیمنٹ نے اُس قرضہ کو منظور کر لیا ہے جو حجاز ریلوے کیلئے طلب کیا گیا تھا۔

اخبار نیر ایسٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ اور سمرنا میں بالکل امن ہے بد امنی کی افواہیں سب غلط ہیں۔

ahmadimuslim.de

مومیائی

۵۲/۲۵

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل ۔ دق ۔ دمہ ۔ کھانسی ۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے ۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ۔ ان کے لئے اکسیر ہے ۔ دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے ۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے ۔ دماغ کو طاقت بخشنا ہی کا معمولی کرشمہ ہے ۔ بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے ۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے ۔ مرد و عورت بوڑھے ۔ بچے ۔ جوان کے لئے یکساں مفید ہے ہر موسم میں استعمال کی جا سکتی ہے ۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ اگر آدھ پاؤ ہے ۲ پاؤ بحساب ۱۲ سے علاوہ محصول ڈاک وغیرہ
غیر ممالک میں محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب مولوی حکیم احمد حسن صاحب سوہدرہ سے لکھتے ہیں ایک چھٹانک مومیائی بنام دہندہ ذیل بہت جلد روانہ فرماویں ۔ درحقیقت آپکی مومیائی ازحد مفید ہے (۵ جنوری ۱۹۱۴ء) جناب عبدالحق صاحب کرو ضلع گیا سے لکھتے ہیں جو چھٹانک مومیائی میں نے منگایا تھا ان کے نام ۔ وہ نہایت تاثیر والی ثابت ہوئی ۔ اب دو چھٹانک ہمارے دوست فلاں صاحب کو بھیج دیں ۔ بنام ان کے بھیج دیں (۷ جنوری ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

منیجر بہبودی دواخانہ محمد یٰسین اینڈ کمپنی گڑھ کٹرہ امرتسر

ہر مسلمان مرد و عورت ۔ لڑکے ۔ لڑکی کو انکا پڑھنا سننا نہایت ضروری ہے

قال اللہ ۔ اس رسالہ میں جملہ احکام قرآنیہ کا لب لباب نہایت وضاحت سے دیا گیا ہے ۔ ایک طرف آیات قرآنیہ اور دوسری طرف انکا نہایت سلیس اردو ترجمہ حقوق اللہ حقوق العباد ۔ روزانہ کا معیار دنیاوی ۔ اور طرز معاشرت کا بیان ۴/

قال الرسول ۔ احادیث صحیحہ نبویہ علیہ التحیۃ والسلام کا نہایت ضروری و مفید اور کارآمد لب لباب ۔ ایک طرف اصل عبارات اور دوسری طرف اردو ترجمہ ۴/

اسلام کے عقاید ۔ سوال و جواب کے طور پر عقائد اسلامیہ کا ذکر ۱/

اسلام کی خوبیاں ۔ کلمہ ۔ نماز ۔ روزہ ۔ حج ۔ زکوٰۃ کی خوبیاں اور فوائد ۱/

اسلام کی صداقت ۔ اسلام کی صداقت کا ثبوت عقلیہ و نقلیہ سے مخالفین اسلام کو خاموش کر دینے والا رسالہ ۱/

ولی کی پہچان ۔ جھوٹے ولی اور اولیاء اللہ کا فرق ۱/

تحریم الخمر والزنا ۔ واللواط والمعازف ۔ والعشق جس میں زنا شراب راگ اور عشق کے متعلق بیان ہے ۲/

محرم کی بدعتیں ۔ محرم کی بدعتوں کا عقلی و نقلی دلائل سے رد ۔ اخیر میں علماء کرام کا فتوے ۱/

اصلاح المومنین ۔ انسان کی پیدائش کا مقصد ۔ اور اس کے فرائض ۔ کامیابی کا راستہ ۔ خدا کو راضی کرنے کی تدبیر وغیرہ کا بیان ۲/

اسلام کے حسنات ۔ علوم دینیہ ۔ تفسیر حدیث ۔ فقہ ۔ تصوف پر نظارہ ۱/

اصلاح النفوس ۔ اشد حبا للہ ۔ قلب سلیم ۔ استقامت پر دلچسپ بحث ۱/

اسلام کے نواہی ۔ منہیات اسلام کا مفصل بیان ۲/

اسلام کی حمایت ۔ اصلاح قوم کس طرح کرنی چاہیے ۲/

گلدستہ فوائد ۔ انسان کے لئے کون کونسے شغل مفید اور کون کونسے مضر ہیں ۔ مسلمانوں کی قوم کا دوسری قوموں سے موازنہ ۲/

اسلام کا اتالیق ۔ نام ہی سے ظاہر ہے ۱/

تعلیم الحج ۔ حج کے تمام ارکان کا بیان ۱/

تعلیم الصیام ۔ روزہ کے متعلق جملہ احکام کا بیان ۱/

تعلیم الزکوٰۃ ۔ زکوٰۃ کے جملہ مسائل کا بیان ۱/

اصلاح البشر ۔ اس میں انسان کی گفتار ۔ رفتار ۔ عادات و اطوار وغیرہ کی اصلاح کے طریقے درج ہیں ۳/

اصلاح الغافلین ۔ ترغیبات شیطانیہ و رسومات بدعیہ و شرکیہ مثلاً قبر پرستی ۔ پیر پرستی وغیرہ کی تردید ۳/

ملنے کا پتہ

منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاہب کھٹیکاں

اسلام اور علمائے فرنگ ۔ اسلام کی صداقت و عظمت پر یوروپین علماء فاضل اور مستشرقین کی آراء ...

وہ وقت آگیا

جس کا نہایت بے صبری کے ساتھ انتظار تھا

اگر آپ نے اب بھی اسلام کا حق ادا نہ کیا۔ تو کس دن کیجیئے گا۔ سارے ہندوستان میں صحیفۃ القمر کی نرالی اور انوکھی باتوں کا غلغلہ پڑا ہوا ہے [illegible] بشارت و خوشخبری کا مجموعہ ہے۔ یہ اخلاق و فلسفہ کا معدن ہے۔ تو ادب لطیف اردوئے معلےٰ کا مخزن ہے۔

ملک کے مشاہیر علماء و نامور اہل قلم کے مضامین سے زینت عالم ہو کر نکلتا ہے۔

عوام و خواص دونوں کی دلچسپیوں کا ایک بہترین علمی مشغلہ ہے۔

نمونہ

کا پرچہ دو آنہ کے ٹکٹ آنے پر ملیگا مفت نہیں

سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) ششماہی ۱۲/ (بارہ آنہ)

مینجر صحیفۃ القمر دہلی

دفتر اہلحدیث کی کتابیں

تقابل ثلاثہ ۔ توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت کا ثبوت۔ عیسائیوں کی بحث کا لاجواب فیصلہ مع محصول صرف عہ

نبی نمبر

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مقدس زندگی کے حالات طیبہ ۔ ۴/

فتوحات اہلحدیث چیفکورٹ۔ ہائیکورٹ پنجاب۔ اودھ۔ بنگال۔ اور انگلستان کی تائید میں جو فیصلے ہوئے اونکو جمع کیا گیا ہے صرف ۴/

اجتہاد و تقلید ۔ اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث کی گئی ہے ۳/

مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب [illegible] جریان و کثرت احتلام۔ ان حبوب کے استعمال سے کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے ضعف دماغ اور سرعت کو دفع کر کے علاوہ اس کو گاڑھا کرنے اور بڑھانے میں ان کی نظیر کوئی دوا نہیں قیمت عہ

طلاء۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جلق کی بے احتیاطی سے پیدا ہوتے ہیں [illegible] دن تک [illegible] دور ہو جاتے ہیں اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آجاتا ہے [illegible] استعمال [illegible] مقوی [illegible] حسب دلخواہ پیدا ہو جاتی ہے ۱۲/

حبوب [illegible] قسم کی [illegible] جسم میں [illegible] کے علاوہ [illegible] دور ہو جاتی ہے [illegible] ۸/

مینجر شفاخانہ [illegible] چوک گوجرانوالہ

پیر جی صوفی [illegible] کے مجدد ۱/ ۱۲

[illegible] حالات [illegible] مکتوبات [illegible] حضرت [illegible] نصیب [illegible] کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے۔ تو انگریزی سپہ سالار فوج [illegible] دشمن کے دستہ میں آگیا اور جنگ سے غائب ہو گیا جن کے [illegible] آتے تو مرید و دست بیعت ہو جاتے [illegible] جن کی دعا سے [illegible] جن کی دعا سے دولت سے ہشیار اور کیمیا [illegible] ہو کر نیکوکار ہو گئیں [illegible] تو راستہ میں انگریزوں نے انکو دعوت دی۔ جن کی مخالفت کرتے بڑے ہشیار مجنون [illegible] مسلمان ہوا۔ [illegible] بزرگ کے حالات و کرامات [illegible] تین سو صفحہ کی کتاب قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف دو روپے (عہ)

پتہ مینجر صوفی پنڈی بہاؤالدین (گجرات)

اخباری دنیا میں انقلاب

میرٹھ کا مشہور و معروف ہفتہ وار اخبار عصر [illegible] مسلمانوں کی کشتی کو خوشامد۔ بے اعتقادی [illegible] نمود و نمائش کے خوفناک بھنور سے نکا[illegible] کوشش کر رہا ہے۔ ہر ہفتہ نہایت آ[illegible] و بیباکی کے ساتھ قومی مسائل پر بحث [illegible] نہایت دلچسپ علمی اور ادبی مضامین [illegible] نوٹوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے [illegible] ہندوستان کا بہترین اخبار تسلیم کر[illegible] ایک کارڈ بھیجکر نمونہ منگا لیجئے۔ پہلے چ[illegible] سالانہ تھا اب صرف عہ سالانہ ہے۔

مینجر اخبار عصر جدید۔ میرٹھ

اشتہار عام ۵/۱۰

ہماری دکان میں لونگی۔ بنگ سوتی۔ ریشمی [illegible] ہر قسم کا عمدہ عمدہ تیار ہوتا ہے۔ جن صاحبوں کو پہننے کے واسطے لونگی یا پٹکہ درکار ہو وہ ہماری دکان سے منگوا کر مشکور فرماویں اور دکانداران کے واسطے خاص رعایت کی جاویگی

المشتہر

غلام محمد خان حسن محمد خان لونگی فروشان ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور

اہلحدیث پرنٹنگ ورکس امرتسر میں ٹھاکر ملن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور امرتسر سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدیر و فاضل مالک نے شائع کیا۔